علوم الحدیث پروگرام

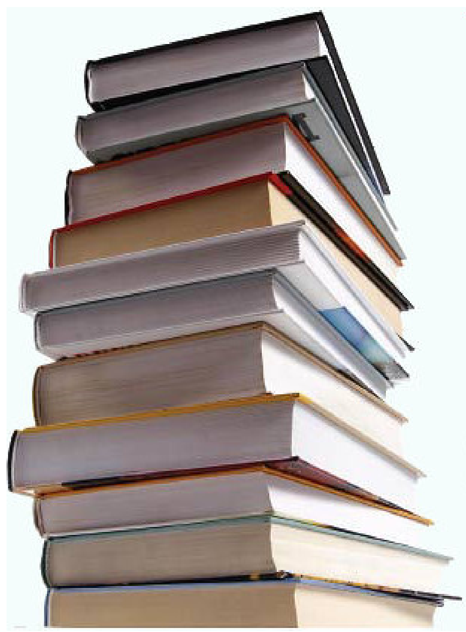

ماڈیول HS01: منتخب احادیث

محمد جاوید اختر

www.islamic-studies.info

فہرست

تعارف 3
سبق1: ایمان اور اسلام پر مبنی رویہ 8
سبق2: ایمان کے تقاضے 15
سبق3: اللہ کی راہ میں خرچ 22
سبق4: اللہ کے لیے روزہ 28
سبق5: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی تعلیمات 35
سبق6: معاشرے میں کیسے رہا جائے؟ 42
سبق7: انسانی شخصیت کے چند نفسیاتی پہلو 49
سبق8: حکمران کا رویہ 56
سبق9: قرآن مجید کے ساتھ ہمارا تعلق 64
سبق10: خورونوش اور تکالیف کے بارے میں طرز عمل 72
سبق11: والدین اور رشتے دار 78
اگلا ماڈیول 84

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایمان کا بنیادی حصہ ہے۔ آپ سے محبت کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ آپ کا ذکر خیر پڑھا اور سنا جائے۔ یہ ایک نہایت ہی اعلی کام ہے تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر عمل کرنا اور خود کو آپ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، محبت رسول کا ایک ایسا تقاضا ہے جسے پورا کیے بغیر محبت کا ہر دعوی بے اصل ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی بیٹا اپنے باپ کی جی بھر کر نافرمانی کرے، لیکن ساتھ ہی اس کی محبت کا دم بھی بھرتا رہے۔

بحیثیت مسلمان ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کا بنیادی ماخذ ہیں۔ آپ نے یہ دین ہمیں دو صورتوں میں دیا ہے: ایک قرآن مجید اور دوسرے آپ کی سنت۔ قرآن مجید اور اس سے متعلقہ علوم کا مطالعہ ہم "علوم القرآن" کے مضمون میں کر رہے ہیں جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مطالعہ "علوم الحدیث" سیریز کا حصہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عمل کے ریکارڈ کا نام حدیث ہے۔ صرف یہی وہ ذریعہ ہے جس کی مدد سے ہمیں علوم نبوت تک رسائی ملتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو کیسے سمجھا اور پھر اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک کیسے پہنچایا؟ ان صحابہ کے ذہن میں جو سوالات پیدا ہوئے، ان کا آپ نے کیا جواب دیا؟ زندگی کی عملی صورتوں پر آپ نے دینی احکام کا اطلاق کیسے کیا؟ یہ سب تفصیلات ہمیں حدیث کے ذریعے ملتی ہیں۔

حدیث اس رپورٹ کو کہتے ہیں جس میں کسی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد، عمل یا زندگی کے کسی واقعے کو بیان کیا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان علوم نبوت کو مرتب کر کے انہیں اگلی نسلوں تک منتقل کیا جنہوں نے بلا کم و کاست انہیں کتابوں کی صورت میں مرتب کیا۔ عام طور پر یہ رپورٹس بہت مختصر ہوتی ہیں اور محض تین چار لائنوں میں بات مکمل ہو جاتی ہے۔ استثنائی طور پر بعض احادیث طویل ہوتی ہیں۔ ان علوم نبوت کا مطالعہ "علوم الحدیث پروگرام" میں کیا جائے گا۔

علوم اسلامیہ پروگرام کے دیگر کورسز کی طرح اس پروگرام کے مخاطب وہی لوگ ہیں جن میں مطالعے کا زبردست رجحان پایا جاتا ہو۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد اللہ کے دین کی علمی خدمت کو بنا لیا ہے تو پھر آپ کو کتابوں سے تعلق قائم کرنا ہو گا۔ مطالعے کا ذوق اپنے اندر پروان چڑھانا ہو گا، ذہن کو تجزیاتی مطالعے کا عادی بنانا ہو گا اور کھلے ذہن کے ساتھ دیگر لوگوں کے علمی کام کا تنقیدی مطالعہ کرنا ہو گا۔ اس کا اجر آپ کو آخرت میں اللہ تعالی کی رضا کی صورت میں ضرور ملے گا اور جنت میں آپ کا مقام عام لوگوں سے کہیں بلند ہو گا، انشاء اللہ۔

علوم الحدیث پروگرام کا انداز تعلیم

دین کے ایسے طالب علم جو علم اور ذہانت کے اعتبار سے مختلف سطح پر ہوں، ان کی ضروریات مختلف ہوتی ہے۔ طالب علموں میں اس فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پروگرام کو آٹھ ماڈیولز میں تقسیم کیا گیا ہے:

ماڈیول HS01: یہ بالکل ابتدائی درجے کے طلباء کے لئے ہے۔ اس میں ہم احادیث نبوی کے کچھ منتخبات کا مطالعہ کر کے ان پر عملی کام کریں گے۔ اس ماڈیول کے اختتام پر ہم اس پیغام کی ایک جھلک دیکھ چکے ہوں گے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے تھے۔ اسی ماڈیول میں ہم یہ کوشش کریں گے کہ اپنا تزکیہ نفس کرتے ہوئے اپنی شخصیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ آئیڈیل کے مطابق ڈھال سکیں۔ اس ماڈیول کو محمد جاوید اختر صاحب نے مرتب کیا ہے جو علوم دینیہ کے فہم اور اپنی عملی زندگی میں ان کا اطلاق کرنے میں غیر معمولی صلاحیت کے حامل ہیں۔

ماڈیول HS02: یہ درمیانے درجے کے طلباء کے لئے ہے۔ اس میں ہم علوم الحدیث کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔ احادیث نبوی میں کچھ متعصب اور عاقبت نااندیش لوگوں نے جعلی احادیث کی ملاوٹ کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علوم حدیث کے ماہرین نے غیر معمولی محنت کر کے ایک ایسا فن تشکیل دیا ہے، جس کی بدولت صحیح (قابل اعتماد)، ضعیف (کمزور اور ناقابل اعتماد) اور موضوع (جعلی) احادیث میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ اس ماڈیول کے اختتام پر ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ ماہرین حدیث کے کیے ہوئے اس غیر معمولی کام کو سمجھ سکیں۔

ماڈیول HS03: یہ ماڈیول ان طلباء کے لئے ہے جو علوم الحدیث میں گہری بصیرت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب احادیث کے پورے ذخیرے میں سے ایک پچاس احادیث کا ایک سیمپل (Sample) لے کر علوم الحدیث کا اس پر اطلاق کریں گے اور یہ دیکھیں گے کہ اصلی اور جعلی احادیث کی جانچ پڑتال کیسے کی جاتی ہے؟ روایت اور درایت کے اصولوں کا اطلاق کیسے ہوتا ہے؟ اور کسی حدیث کو سمجھنے کے لیے کیا کیا طریقے اختیار کیے جاتے ہیں؟ اس ماڈیول کے اختتام پر انشاء اللہ ہم اس علوم الحدیث کا عملی اطلاق کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ماڈیول HS04-HS08: پانچ ماڈیولز پر مشتمل اس سیریز میں ہم حدیث کی اہم کتب کا مطالعہ کریں گے۔ اس کا مقصد یہ ہو گا کہ حدیث کی اہم کتب میں کیا کیا احادیث بیان ہوئی ہیں؟ ہزاروں کی تعداد میں احادیث پر ہم علوم الحدیث کا اطلاق کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم، فہم، فقہ اور حکمت سے فیض یاب ہونے کی کوشش کریں گے۔ اس ماڈیول میں انشاء اللہ ہم صحیح بخاری، مسلم، موطاء امام مالک، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، ابن حبان، ابن خزیمہ، مستدرک حاکم اور احادیث کے دیگر مجموعوں میں موجود منتخب احادیث کا مطالعہ کریں گے اور اس کے ساتھ یہ دیکھیں گے کہ مشہور شارحین حدیث (Commentators) نے ان کی کیا تشریح

کی ہے؟

علوم الحدیث پروگرام کے مقاصد

اس پروگرام کے مقاصد یہ ہیں:

- احادیث نبوی میں بیان کردہ علوم کا تفصیلی مطالعہ
- اپنی شخصیت اور کردار کو سنت نبوی کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش
- حدیث کی جانچ پڑتال کے فن (روایت اور درایت) سے واقفیت اور اس کا بھرپور اطلاق
- حدیث کی مختلف شروح (Commentaries) کا تقابلی مطالعہ
- احادیث سے متعلق اہم علمی، عقلی اور عملی مسائل کا تعارف
- حدیث کی اہم کتب کے اسالیب اور منہج (Methodology) کا تقابلی مطالعہ
- اس بات کا فہم کہ مختلف دینی، فقہی اور مسلکی پس منظر سے تعلق رکھنے والے شارحین (حدیث کی تشریح لکھنے والے) حدیث کو کیسے سمجھتے ہیں؟

مطالعے کا طریق کار

علم التعلیم کے میدان میں ہونے والی مختلف تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عام ذہانت کا حامل انسان جو کچھ سنتا ہے، وہ اس کا 30 سے 40 فیصد یاد رکھتا ہے؛ جو کچھ وہ دیکھتا ہے، اس کا 60 تا 70 فیصد اس کے ذہن میں راسخ ہو جاتا ہے اور جو کچھ وہ عملاً کرتا ہے، اس کا 80 سے 90 فیصد وہ سیکھ لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس پروگرام میں ایسا طریقہ اختیار کیا ہے جس میں طالب علم کو احادیث نبوی کے ایک منتخب نصاب پر عملی کام کرنا پڑے۔ اس عملی کام کے نتیجے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس کی روح کی گہرائیوں میں اترتی چلی جائیں اور قرآن و سنت کا پیغام اس کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرنے لگے۔

ہر سبق میں چند احادیث مطالعہ کے لیے گئی ہیں۔ آپ نے ان کا مطالعہ کرنے کے بعد ان پر کچھ عملی کام کرنا ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر سبق میں دی گئی احادیث سبق کے ٹائٹل سے مطابقت رکھتی ہوں تاہم پھر بھی ایسا ہوا ہے کہ ہر سبق میں بعض احادیث ایسی آ گئی ہیں جو ٹائٹل سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ ایسا ایک خاص مقصد کے لیے کیا گیا ہے۔ حدیث کی کتب میں بہت مرتبہ ایسا ہو جاتا ہے کہ کسی باب میں بیان کردہ حدیث کی مطابقت باب کے موضوع سے معلوم نہیں ہو پاتی۔ اس کورس کے دوران آپ کو کتب حدیث کے اس

اسلوب سے واقفیت حاصل ہو جائے گی۔

یہ کام اسائن منٹس کے اندر دیا گیا ہے۔ سہولت کے لیے اسائن منٹس کو یہ ٹائٹل دیے گئے ہیں:

- **اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے:** ان مشقوں میں احادیث نبوی کے عقلی اور علمی پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ آپ ایسی ہر اسائن منٹ میں سوچنے اور سمجھنے کا ایک چھوٹا سا پراجیکٹ مکمل کریں گے۔
- **عملی کام کیجیے:** ان مشقوں میں آپ تجربہ کر کے کچھ سیکھیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی زندگی میں یہ تجربہ پہلے ہی حاصل کر چکے ہوں یا پھر آپ کو نیا تجربہ کرنا پڑے۔ اس طریقے سے آپ عملی مشق سے احادیث نبویہ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔
- **تحقیق و جستجو:** ان مشقوں میں احادیث سے متعلق آپ کو کچھ معلومات تلاش کرنے کا کہا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے آپ انٹرنیٹ یا کسی لائبریری سے معلومات اکٹھی کریں گے۔
- **علوم الحدیث کارنر:** علوم الحدیث سے متعلق بنیادی نوعیت کی معلومات اس سیکشن میں فراہم کی جائیں گی۔ آپ نے ان معلومات کو ذہن نشین کرنا ہو گا۔ انشاء اللہ ماڈیول HS02 میں آپ تفصیل کے ساتھ ان علوم کا مطالعہ کریں گے۔
- **کیس اسٹڈی:** ان مشقوں میں آپ کو انسانوں کی حقیقی زندگی کا کوئی مسئلہ ایک کیس اسٹڈی کی صورت میں دیا جائے گا جس کا حل آپ کو قرآن و حدیث میں غور کر کے نکالنا ہو گا۔
- **فیلڈ اسٹڈی:** ان مشقوں میں آپ سے کہا جائے گا کہ آپ میدان عمل میں اتر کر کچھ عملی کام کریں تاکہ قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل یا ان سے انحراف کے نتائج آپ خود ملاحظہ کر سکیں۔

ایڈمیشن کی شرائط اور کورس کا طریقہ کار

اس کورس کا مقصد آپ کو ذاتی سطح پر (Personalized) تعلیمی خدمت فراہم کرنا ہے۔ ایڈمیشن کا طریقہ کار بالکل سادہ ہے۔ متعلقہ لنک سے ایڈمیشن فارم ڈاؤن لوڈ کر کے mubashirnazir100@gmail.com پر بھیج دیجیے۔ آپ کو کورس بکس اور متعلقہ استاذ کا ای میل ایڈریس فراہم کر دیا جائے گا۔ روزانہ بنیادوں پر آپ کو ایک سبق کا از خود مطالعہ کرنا ہو گا اور اس ضمن میں جو سوالات پیدا ہوں، انہیں بذریعہ ای میل اپنے استاذ کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو آپ بذریعہ Skype یا Gmail آن لائن رابطہ کر کے بھی اپنے سوالات ڈسکس کر سکیں گے۔ آپ کا استاذ سے ون ٹو ون تعلق اس کورس میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہو گا۔

ہر ہفتے، آپ کو ایک پراگریس رپورٹ بھیجنا ہو گی جس میں اس ہفتے میں کیے گئے مطالعے کی تفاصیل فراہم کرنا ہوں گی۔ جیسے ہی آپ

ایک ماڈیول ختم کریں گے، ایک مختصر سا امتحان لیا جائے گا جس کے بعد آپ اگلے ماڈیول کا آغاز کریں گے۔

پروگرام کی فیس

اس پروگرام میں شرکت کی فیس یہ ہے کہ آپ جو رقم ہر ماہ آسانی سے نکال سکیں، وہ آپ اپنے قریب کسی ایسے ضرورت مند شخص کو ادا کریں گے، جو کہ پیشہ ور بھکاری نہ ہو بلکہ محنت و مشقت کرتا ہو مگر اس کے اخراجات پورے نہ ہو پاتے ہوں۔ اپنی پراگریس رپورٹ میں ہر ماہ آپ یہ کنفرمیشن دیں گے کہ آپ نے فیس ادا کر دی ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو قرآن مجید اور معارف نبوی کا صحیح فہم عطا فرمائے اور ان کی تعلیمات کو ہماری شخصیت کا حصہ بنائے۔

محمد مبشر نذیر

جمادی الآخر 1433 / مئی 2012

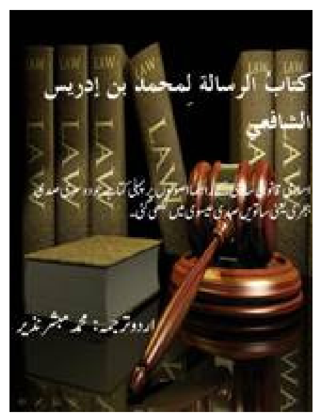

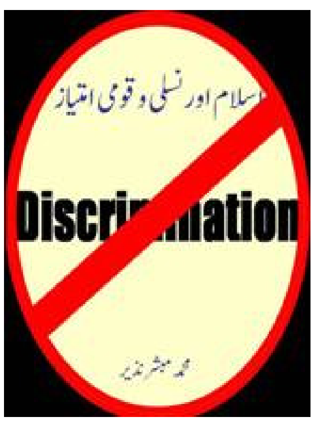

سبق 1: ایمان اور اسلام پر مبنی رویہ

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن کا تعلق ایمان اور اسلام پر مبنی رویہ سے ہے۔

الحديث	ترجمہ
1. حدثنا عبيد الله بن موسى قال: اخبرنا حنظلة بن أبي سفيان: عن عكرمة بن خالد، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والحج، وصوم رمضان). (بخاري، حديث 8)	ابن عمر نے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے، ا۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؛ ۲۔ نماز قائم کرنا ؛ ۳۔ زکوۃ ادا کرنا؛ ۴۔ حج کرنا؛ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔
2. حدثنا أبو اليمان قال: أخبرنا شعيب قال: حدثنا أبو الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (فوالذي نفسي بيده، لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده). (بخاري، حديث 14)	ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس (پاک ذات) کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔
3. حدثنا محمد بن المثنى قال: حدثنا عبد الوهاب الثقفي قال: حدثنا أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان: أن يكون الله ورسوله أحب إليه مما سواهما، وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله، وأن يكره أن يعود في الكفر كما يكره أن يقذف في النار). (بخاري، حديث 16)	انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تین باتیں جس کسی میں ہونگی، وہ ایمان کی مٹھاس (مزہ) پائے گا: ا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزدیک باقی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں؛ ۲۔ وہ جس کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لئے کرے، اور ۳۔ کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔

الحديث	ترجمہ
4. حدثنا مسدد قال: حدثنا يحيى، عن شعبة، عن قتادة، عن أنس رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، وعن حسين المعلم قال: حدثنا قتادة عن أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه). (بخاري، حديث 13)	انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپ میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔
5. حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد القرشي قال: حدثنا أبي قال: حدثنا أبو بردة بن عبد الله بن أبي بردة، عن أبي بردة، عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قالوا: (يا رسول الله، أي الإسلام أفضل؟ قال: (من سلم المسلمون من لسانه ويده). (بخاري، حديث 11)	ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کا، جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں۔
6. حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب وإسحاق بن إبراهيم، جميعا عن وكيع. قال أبو بكر: حدثنا وكيع عن زكرياء بن إسحاق. قال: حدثني يحيى بن عبدالله بن صيفي عن ابن معبد، عن ابن عباس، عن معاذ بن جبل. قال أبو بكر: ربما قال وكيع: عن ابن عباس؛ أن معاذا قال: بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال: "إنك تأتي قوما من أهل الكتاب. فادعهم إلي شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله. فإن هم أطاعوا لذلك. فأعلمنهم أن الله افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة. فإن هم أطاعوا لذلك. فأعلمهم أن الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترد في فقرائهم. فإن هم أطاعوا لذلك. فإياك وكرائم أموالهم. واتق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب".(مسلم ، حديث	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا: آپ اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے پاس جا رہے ہیں، پہلے آپ انہیں اس بات کی دعوت دیجیے گا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں بتایئے کہ اللہ تعالی نے دن رات میں پانچ نمازیں ان پر فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو ان کو بتایئے کہ اللہ تعالی نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو دولت مندوں سے لے کر انہی کے مفلس طبقہ میں تقسیم کی جائے گی۔ اب اگر وہ بھی مان لیں تو آپ ان کا بہترین مال ہر گز نہ لیجیے اور مظلوم کی بد دعا سے ڈرتے رہیے کیونکہ مظلوموں کی بد دعا اور اللہ تعالی کے درمیان کئی پردہ نہیں۔

الحديث	ترجمہ
124)	
7. حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، وأبو كريب. قالا: حدثنا ابن نمير. ح وحدثنا قتيبة بن سعيد وإسحاق بن إبراهيم، جميعا عن جرير. ح وحدثنا أبو كريب. حدثنا أبو أسامة، كلهم عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن سفيان بن عبدالله الثقفي؛ قال: قلت: يا رسول الله! قل لي في الإسلام قولا، لا أسأل عنه أحدا بعدك (وفي حديث أبي أسامة غيرك) قال قل آمنت بالله فاستقم.(مسلم ، حديث 161)	حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر اس کو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد (ایک اور روایت میں علاوہ کا لفظ ہے) کسی سے نہ پوچھنے کی ضرورت محسوس ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ کہیے کہ میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر ڈٹ جایئے۔"
8. حدثنا قتيبة بن سعيد. حدثنا ليث. ح وحدثنا محمد بن رمح بن المهاجر. أخبرنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الخير، عن عبدالله بن عمرو؛ أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم: أي الإسلام خير؟ قال "تطعم الطعام. وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف".(مسلم ، حديث 162)	عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "(تنگ دستوں کو) کھانا کھلایئے اور سلام کیجیے ہر شخص کو خواہ آپ اسے پہچانتے ہوں یا نہیں۔"
9. حدثنا أبو الطاهر أحمد بن عمرو بن عبدالله بن عمرو بن سرح المصري. أخبرنا ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الخير، أنه سمع عبدالله بن عمرو بن العاص يقول: إن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم: أي المسلمين خير؟ قال: "من سلم المسلمون من لسانه ويده".(مسلم ، حديث 163)	حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"
10. حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار، قالا: حدثنا محمد بن جعفر. حدثنا شعبة. قال: سمعت قتادة	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "آپ میں سے کوئی شخص اس

الحدیث	ترجمہ
يحدث عن أنس بن مالك، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه (أو قال لجاره) ما يحب لنفسه". (مسلم ، حديث172)	وقت تک صاحب ایمان نہ ہو گا جب تک کہ جو بات اپنے لئے پسند کرتا ہو، وہی اپنے بھائی کے لئے یا پڑوسی کے لئے پسند کرے۔
11. حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة. حدثنا أبو الأحوص عن أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة؛ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذي جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه. ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليسكت".(مسلم ، حديث 175)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ تعالی اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ تعالی اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔"

حاصل مطالعہ

پہلی حدیث میں ارکان ایمان بیان کیے گئے ہیں۔ ان پانچ ارکان کو دل و دماغ سے تسلیم کرنے سے انسان دائرہ اسلام میں تو شامل ہو جاتا ہے، لیکن ایمان کی تکمیل کے لئے بقیہ احادیث میں جو شرائط بیان کی گئی ہیں وہ انتہائی ضروری ہیں اور اس کے بعد ہی مکمل دین انفرادی اور معاشرتی زندگی میں نفوذ کرتا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ایمان کی تکمیل کی شرائط کی لسٹ کچھ اس طرح بنتی ہے۔

- ایمان لانے کے بعد پختگی کے ساتھ اس پر قائم ہوا جائے۔
- اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے (اولاد، ماں باپ، مال و دولت) زیادہ محبت ہونی چاہیے۔
- دوستی دشمنی کا معیار اللہ تعالی کی محبت ہو۔
- کفر کرنے سے نفرت کی جائے۔
- مسلمان بھائی اور پڑوسی کے لیے وہی پسند کیا جائے جو اپنے لیے کرتے ہیں۔
- کسی مسلمان بھائی کو ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ پہنچائی جائے۔

- کسی مظلوم کو تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اسکی بد دعا نہ لی جائے یعنی معاشرے میں انصاف قائم کیا جائے۔
- لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور ہر کسی کو سلام کرنے میں پہل کی جائے۔
- مہمان کا احترام کیا جائے۔
- بھلائی کی بات کہی جائے یا پھر خاموش رہا جائے۔

ایمان کے یہ اجزائے ترکیبی کسی بھی کامیاب فرد اور معاشرے کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔ اور یہی ایمان اللہ تعالیٰ کے ہاں مطلوب اور مقبول ہے۔

اسائن منٹس

احادیث مبارکہ کو مدنظر رکھتے ہوئے، درج ذیل اسائن منٹس حل کیجیے۔

کیس اسٹڈی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی زندگیاں مندرجہ بالا احادیث کا عملی نمونہ تھیں، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی شہادت دی تھی۔ واقعہ فیل کے تین برس بعد آپ رضی اللہ عنہ کی مکہ میں ولادت ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے مل جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نام پہلے عبد الکعبہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بدل کر عبد اللہ رکھا، آپ کی کنیت ابوبکر تھی۔ آپ قبیلہ قریش کی ایک شاخ بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد کا نام عثمان بن ابی قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر سلمٰی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا خاندانی پیشہ تجارت اور کاروبار تھا۔ مکہ میں آپ کے خاندان کو نہایت معزز مانا جاتا تھا۔

کتب سیرت اور اسلامی تاریخ کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعثت سے قبل ہی آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ ایک دوسرے کے پاس آمدرفت، نشست و برخاست، ہر اہم معاملات پر صلاح ومشورہ روز کا معمول تھا۔ مزاج میں یکسانیت کے باعث باہمی انس ومحبت کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ بعث کے اعلان کے بعد آپ نے بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ایمان لانے کے بعد آپ نے اپنے مال و دولت کو خرچ کر کے موذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سمیت بے شمار ایسے غلاموں کو آزاد کیا جن کو ان کے ظالم آقاؤں کی جانب سے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سخت ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔ آپ کی دعوت پر ہی حضرت عثمان، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ ایمان لائے جن کو بعد میں دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشرہ مبشرہ کی نوید عطا ہوئی۔

آپ نے اب تک جتنا دینی مطالعہ کیا ہے، اس کی روشنی میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت میں احادیث مبارکہ میں بیان کردہ خصوصیات کی ایک ایک مثال تلاش کیجیے۔

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

1۔ اِیمان کی عمارت جن پانچ ستونوں پر کھڑی ہے۔ یہ اگر اسلام کے بتائے اصولوں پر نہ ہوں بلکہ افراط و تفریط کا شکار ہوں اور ایمان کی تکمیل سے متعلقہ شرائط کو پورا نہ کرنے کے نتیجے میں کس قسم کی شخصیت بنتی ہے؟

2۔ پہلی حدیث میں ایمان کی دو شاخوں کا بیان ہے۔ پہلی شاخ کا تعلق عقائد سے ہے، اور دوسری کا تعلق اعمال سے ہے، اس حدیث کی روشنی میں ایمان کی دونوں شاخوں کے اجزاء کو علیحدہ علیحدہ نوٹ کریں۔

تحقیق و جستجو

انٹرنیٹ پر خلفائے راشدین (حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضی اللہ عنہم) میں سے کسی ایک کے حالات زندگی کے متعلق معلومات اِکھٹی کریں، اور ان کے اِیمان کی کیفیت ان احادیث کی روشنی میں اسٹڈی کریں۔

عملی کام کیجیے!

اس سبق میں موجود احادیث کی روشنی میں اپنے ایمان کی کیفیت کو نوٹ کیجئے۔ کیا آپ کے ایمان کی عمارت مضبوط ستونوں پر کھڑی ہے؟ اپنی شخصیت میں موجود ایمان کی تکمیل کرنے والی خصوصیات کی لسٹ بنایئے؟ جہاں جہاں آپ میں کوئی کمی پائی جاتی ہے، اسے نوٹ کیجیے اور اسے دور کرنے کا لائحہ عمل مرتب کیجیے۔

علمی مشق

کیا آپ کو پتہ ہے کہ حدیث کے لغوی معنی "نئی بات" کے ہیں۔ اسکی جمع احادیث ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیس قول، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ اجازت یا کسی کیفیت کو بیان کرنے کا نام حدیث ہے۔ حدیث کی روایت کا مطلب ہے کہ کوئی شخص، کسی اور سے حدیث سنے اور پھر اسے آگے دوسرے افراد تک منتقل کردے۔ روایت زبانی بھی ہوسکتی ہے اور تحریری بھی۔

علم حدیث میں کسی بھی حدیث کے دو حصے مانے جاتے ہیں۔ ایک حصہ اسکی سند اور دوسرا متن۔ سند سے مراد ہو حصہ ہوتا ہے۔ جس میں حدیث کی کتاب کو ترتیب دینے والے امام حدیث سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک کے تمام راویوں کی مکمل یا نامکمل زنجیر کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ معلوم ہو سکے کہ حدیث کو بیان کرنے والے قابل اعتماد لوگ ہیں یا نہیں۔ متن

حدیث کا اصل حصہ ہوتا ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عمل یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کوئی حالات بیان کئے گئے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اوپر بیان کردہ ایک حدیث کچھ یوں ہے: حدثنا مسدد قال: حدثنا يحيى، عن شعبة، عن قتادة، عن أنس رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، وعن حسين المعلم قال: حدثنا قتادة عن أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه). (بخاري، حديث 13)

مسدد (5) نے ہم (امام بخاری اور ان کے ساتھی) سے حدیث بیان کی اور کہا: یحیی (4) نے ہم سے شعبہ (3) سے حدیث روایت کی؛ شعبہ نے قتادہ (2) سے اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ (1) سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ میں سے کوئی صاحب ایمان نہ ہو سکے گا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

اس حدیث میں سرخ الفاظ میں دیا گیا حصہ سند ہے اور نیلے الفاظ میں دیا گیا حصہ متن۔ حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں۔ پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد قتادہ، پھر شعبہ، پھر یحیی اور پھر مسدد جو کہ امام بخاری کے استاذ ہیں۔ اس تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ہر حدیث کی سند اور متن کو الگ الگ کیجیے اور یہ بتائیے کہ ہر ہر حدیث کی سند میں کتنے راوی ہیں۔ راویوں کا شمار صحابی سے کیجیے اور پھر سند کی الٹی طرف شمار کیجیے جیسا کہ ہم نے اوپر مثال میں دیا ہے۔

نوٹ: ان اسباق میں ہم سند کا مکمل ترجمہ نہیں دے رہے ہیں۔ آپ عربی متن میں سند کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہر حدیث میں جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا ہے، وہیں سے حدیث کا متن شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے جو کچھ حدیث میں ہوتا ہے، وہ حصہ سند کہلاتا ہے۔ چونکہ اس میں صرف راویوں کے نام ہوتے ہیں، اس وجہ سے آپ عربی میں آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ہاں راویوں کے ناموں کے علاوہ جو الفاظ سند میں بیان کیے جاتے ہیں، ان کا ترجمہ ہم یہاں دے رہے ہیں۔ اسے ذہن نشین کر لیجیے:

- حَدَّثَنَا: اس نے ہم سے حدیث بیان کی۔
- قَالَ: اس نے کہا۔
- أَخْبَرْنَا: اس نے ہمیں خبر دی۔
- قَالاَ: ان دونوں نے کہا۔
- سَمِعَ: اس نے سنا۔
- سَأَلَ: اس نے پوچھا۔
- سَمِعْتُ: میں نے اس کو کہتے سنا۔
- عَنْ: اس سے روایت ہے۔

سبق2: ایمان کے تقاضے

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں ایمان کے تقاضے بیان کیے گئے ہیں۔

الحديث	ترجمہ
12. حدثنا قبيصة بن عقبة قال: حدثنا سفيان، عن الأعمش، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله بن عمرو: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (أربع من كن فيه كان منافقا خالصا، ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: إذا اؤتمن خان، وإذا حدث كذب، وإذا عاهد غدر، وإذا خاصم فجر). (بخاری، حدیث 34)	عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "چار باتیں جس کسی میں ہوں گی، وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار کی ایک بات ہو اس میں ایک بات نفاق کی ہے، تاوقتیکہ اس کو چھوڑ نہ دے۔(وہ چار باتیں یہ ہیں) ا۔جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ ۲۔جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۳۔جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ ۴۔اور جب لڑے تو گالی گلوچ کرے۔"
13. حدثنا عبد السلام بن مطهر قال: حدثنا عمر بن علي، عن معن بن محمد الغفاري، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن الدين يسر، ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه، فسددوا وقاربوا، وأبشروا، واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة).(بخاری، حدیث 39)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا وہ اس پر غالب آجائے گا۔ پس آپ لوگ میانہ روی اختیار کیجیے؛(اعتدال سے) قریب رہیے؛ لوگوں کو خوشخبری سنایئے(نہ کہ جہنم واصل ہونے کی دھمکیاں دیں) اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے دینی قوت حاصل کیجیے۔"
14. حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا يحيى، عن هشام قال: أخبرني أبي عن عائشة: أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امرأة، قال: (من هذه). قالت: فلانة، تذكر من صلاتها، قال: (مه، عليكم بما	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (ایک مرتبہ) ان کے پاس آئے اور ان کے پاس (اس وقت) کوئی عورت بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے پوچھا: "یہ خاتون کون

الحديث	ترجمہ
تطيقون، فوالله لا يمل الله حتى تملوا). وكان أحب الدين إليه ما داوم عليه صاحبه. (بخارى، حديث 43)	ہیں؟" عائشہ رضی اللہ عنہا نے بولیں: "یہ فلاں خاتون ہیں (اور)ان کی نماز (کی کثرت) کا حال بیان کرنے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ٹھہریے!(دیکھیے) آپ اتنے اعمال کی ذمہ داری اپنے اوپر لیجیے جنہیں (ہمیشہ کرنے کی) آپ میں طاقت ہو۔ اس لئے کہ (اللہ ثواب دینے سے) نہیں تھکتا تاوقتیکہ آپ عبادت کرنے سے تھک نہ جائیں۔'اور اللہ کے نزدیک (سب سے) محبوب وہ دین (کا کام) ہے جس کو کرنے والا ہمیشہ کر سکے۔"
15. حدثني أبو الربيع الزهراني. حدثنا حماد بن زيد. حدثنا هشام بن عروة. ح وحدثنا خلف بن هشام (واللفظ له) حدثنا حماد بن زيد، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن أبي مرواح الليثي، عن أبي ذر؛ قال: قلت: يا رسول الله! أي الأعمال أفضل؟ قال: "الإيمان بالله، والجهاد في سبيله" قال قلت: أي الرقاب أفضل؟ قال: "أنفسها عند أهلها، وأكثرها ثمنا" قال قلت: فإن لم أفعل؟ قال: تعين صانعا أو تصنع لأخرق" قال قلت: يا رسول الله! أرأيت إن ضعفت عن بعض العمل؟ قال: "تكف شرك عن الناس، فإنها صدقة منك على نفسك".(مسلم، حديث 251)	ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:"یارسول اللہ! اعمال میں سے کونسا عمل سب سے افضل ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ پر ایمان اور اس کے راستے میں جہاد۔" میں نے عرض کیا: "کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے اچھا اور قیمتی ہو۔" میں نے عرض کیا: "اگر میں ایسا نہ کر سکوں تو؟" آپ نے فرمایا: "کسی کے کام میں اس سے تعاون کر دیجیے یا کسی بے ہنر آدمی کے لیے کام کر دیجیے۔" میں نے عرض کیا: "اگر میں ان میں سے بھی کوئی کام نہ کر سکوں تو؟" آپ نے فرمایا: "لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھیے۔ اس لئے کہ اس کی حیثیت آپ کے اپنے اوپر صدقہ کی طرح ہو گی۔"
16. حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة. حدثنا علي بن	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے

الحدیث	ترجمہ
مسهر عن الشيباني، عن الوليد بن العيزار، عن سعد بن إياس أبي عمرو الشيباني، عن عبدالله بن مسعود؛ قال: سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أي العمل أفضل؟ قال "الصلاة لوقتها" قال قلت: ثم أي؟ قال "بر الوالدين" قال قلت: ثم أي؟ قال "الجهاد في سبيل الله" فما تركت أستزيده إلا إرعاء عليه. (مسلم، حديث 253)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا: "سب سے افضل عمل کونسا ہے؟" آپ نے فرمایا: "نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔" میں نے عرض کیا: "اس کے بعد؟" آپ نے فرمایا: "اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔" حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد سوال نہیں کیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طبیعت پر بوجھ نہ پڑے۔
17. حدثني يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر. جميعا عن إسماعيل بن جعفر. قال ابن أيوب: حدثنا إسماعيل. قال: أخبرني العلاء عن أبي هريرة؛ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة طعام. فأدخل يده فيها. فنالت أصابعه بللا. فقال "ما هذا يا صاحب الطعام؟" قال: أصابته السماء. يا رسول الله! قال " أفلا جعلته فوق الطعام كي يراه الناس؟ من غش فليس مني".(مسلم، حديث 284)	ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے۔ آپ نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہو گیئں، آپ نے غلہ کے مالک سے پوچھا: "یہ کیا ہے؟" اس نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے۔" آپ نے فرمایا: "کیا آپ یہ تر حصہ اوپر نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے۔" پھر فرمایا: "جس نے دھوکہ دیا ہو مجھ سے نہیں۔"
18. وحدثني شيبان بن فروخ وعبدالله بن محمد بن أسماء الضبعي، قالا: حدثنا مهدي (وهو ابن ميمون) حدثنا واصل الأحدب عن أبي وائل، عن حذيفة؛ أنه بلغه أن رجلا ينم الحديث فقال حذيفة: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول" لا يدخل الجنة نمام".(مسلم، حديث 290)	حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی ادھر کی بات ادھر لگاتا پھرتا ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے سنا: "چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔"
19. حدثنا يحيى بن أيوب، وقتيبة بن سعيد، وعلي بن حجر. جميعا عن إسماعيل بن جعفر. قال ابن أيوب: حدثنا إسماعيل بن جعفر. قال: أخبرنا العلاء،	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "جس آدمی نے جھوٹی قسم کھا کر کسی کا

الحدیث	ترجمہ
وهو ابن عبدالرحمن مولى الحرقة عن معبد بن كعب السلمي، عن أخيه عبدالله بن كعب، عن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه، فقد أوجب الله له النار، وحرم عليه الجنة" فقال له رجل: وإن كان شيئا يسير، يا رسول الله؟ قال: "وإن قضيبا من أراك".(مسلم، حديث 353)	حق مارا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیئے دوزخ کو لازم کر دے گا۔ اور اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔" ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ معمولی چیز ہو؟" آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:"ہاں۔ اگرچہ وہ پیلو درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔"
20. حدثنا خالد بن مخلد: حدثنا سليمان: حدثنا عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها، وإنها مثل المسلم، حدثوني ما هي). قال: فوقع الناس في شجر البوادي، قال عبد الله: فوقع في نفسي أنها النخلة، ثم قالوا: حدثنا ما هي يا رسول الله؟ قال: (هي النخلة). (بخاری، حديث 61)	ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس پر خزاں نہیں آتی اور وہ مسلمان کے مشابہ ہے۔ آپ مجھے بتایئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟" ابن عمر کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے دل میں آ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں (بتاتے ہوئے) شرما گیا۔ بالآخر صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! آپ ہی ہمیں بتا دیجیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "وہ کھجور کا درخت ہے۔"
21. حدثنا الحميدي قال: حدثنا سفيان قال: حدثني إسماعيل بن أبي خالد على غير ما حدثناه الزهري قال: سمعت قيس بن أبي حازم قال: سمعت عبد الله بن مسعود قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (لا حسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله مالا فسلط على هلكته في الحق، ورجل آتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها). (بخاری ،حديث 74)	عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "سوائے دو قسم کے افراد کے کسی اور پر رشک جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس مال پر ان لوگوں کو اختیار دے جو اسے (راہ) حق میں صرف کریں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت و دانش سے نوازا ہو اور وہ اس کے ذریعہ سے فیصلے کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس کی تعلیم دیتا ہو۔"

الحدیث	ترجمہ
22. حدثنا إسحاق بن منصور. حدثنا حبان بن هلال. حدثنا أبان. حدثنا يحيي؛ أن زيدا حدثه؛ أن أبا سلام حدثه عن أبي مالك الأشعري؛ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "الطهور شطر الإيمان. والحمد لله تملأ الميزان. وسبحان الله والحمد لله تملآن (أو تملأ) ما بين السماوات والأرض. والصلاة نور. والصدقة برهان. والصبر ضياء. والقرآن حجة لك أو عليك. كل الناس يغدو. فبايع نفسه. فمعتقها أو موبقها ". (مسلم ،حديث 534)	حضرت ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایاطہارت نصف ایمان کے برابر ہے، اور "الحمد للہ " کا کلمہ میزان کو بھر دے گا اور "سبحان اللہ والحمد للہ "سے زمین کی درمیانی فضا بھر جائے گی۔ نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن آپ کے لئے یا آپ کے خلاف حجت ہو گا۔ ہر شخص صبح کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ (یعنی اپنی صلاحیت / وقت) کو فروخت کرتا ہے (یا تو اس کے بدلے وہ جہنم سے) اسے آزاد کرواتا ہے یا پھر اسے تباہی میں لے جاتا ہے۔

حاصل مطالعہ

ان احادیث میں ان اخلاق رزیلہ کی ممانعت کی گئی ہے۔ اور ان پر سخت وعیدیں سنائیں گئی ہیں: خیانت کرنا، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، اور غصہ کے وقت بے ہودگی سے پیش آنا(ضبط نہ کرنا)، چغل خوری، دھوکہ دینا اور کسی کا حق مارنا۔

ان اخلاق حسنہ ہیں اور ان کے کرنے پر انعامات کا ذکر کیا گیا ہے: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، غلاموں کو آزاد کرنا یا کروانا، کسی بے ہنر آدمی کو کوئی کام سکھانا تاکہ اس کا روزگار کا سلسلہ چل نکلے، اور اپنے شر سے دوسروں کو محفوظ رکھنا، وقت پر نماز ادا کرنا، جہاد کرنا، دین و دنیا میں اعتدال کی راہ اختیار کرنا، اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہوئے عبادت سے قوت حاصل کرنا، انفاق فی سبیل اللہ، علم تقسیم کرنا، طہارت رکھنا(یعنی پاک صاف رہنا)، ذکر کرنا، صدقہ کرنا، صبر کرنا۔

اسائن منٹس

احادیث مبارکہ کو مد نظر رکھتے ہوئے، درج ذیل اسائن منٹس حل کیجیے۔

اپنی عقل ودانش کو استعمال کیجیے!

کسی بھی عمل یا عبادت کو بہترین انداز میں کیسے انجام دیا جا سکتا ہے۔ اوپر بیان کردہ احادیث ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ کی روشنی میں بیان کیجیے۔

عملی کام کیجیے!

حدیث نمبر ۱۵، ۱۶ میں بتائے گئے اعمال کی ایک لسٹ بنائیے جو کہ ان احادیث میں بیان کی گئی ترجیحی درجہ بندی کے مطابق ترتیب دی گئی ہو۔ نیز نوٹ کیجئے کہ ان اعمال میں سے اخلاقیات سے متعلق کتنے ہیں؟ اس بات پر غور کیجیے کہ ایک جیسے سوالات کی صورت میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مختلف جواب ملے۔ آپ کے خیال میں اس کی وجہ کیا تھی؟

تحقیق و جستجو

انٹرنیٹ پر علوم حدیث کے تعارف پر موجود کتب کی تلاش کیجئے؟ نیز تلاش کیجئے کہ دین کو سمجھنے کے لئے حدیث کا کیا کردار رہا ہے اور تدوین حدیث کی تاریخ کیا ہے؟

کیس اسٹڈی

صحابہ اکرام میں ایک جلیل القدر صحابی سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے اسلام سے پہلے بھی طویل زمانہ پایا۔ آپ کا تعلق فارس کے شہر اصفہان سے تعلق تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا رات کے اخیر حصے میں اٹھ کر عبادت میں مشغول رہنے کا معمول تھا۔ دوسروں کو بھی یہ تلقین کرتے تھے کہ اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ اتنی عبادت کرو کہ طبیعت اکتا نہ جائے۔

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزاری تا کہ ان کی عبادت میں مجاہدہ کو دیکھوں۔ رات کے اخیر حصہ میں اٹھ کر انہوں نے نماز پڑھی۔ میں نے اسے معمولی خیال کیا۔ صبح اس کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے کہ پانچ (فرض) نمازوں کی پابندی کرو یہ گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ تم کبائر سے بچتے رہو۔ اے بھتیجے! میانہ روی اختیار کرو یہ زیادہ بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور ابوالدرداء کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) قائم کیا تھا۔ ایک دن اپنے بھائی ابوالدرداء کے پاس گئے وہ روزہ سے تھے (اور معلوم ہوا کہ مسلسل روزہ رکھا کرتے ہیں۔) جب کھانے کا وقت آیا تو کہا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ پھر جب رات ہوئی اور ابوالدرداء نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سو جاؤ، وہ سو گئے پھر اخیر رات میں ان سے کہا، اب اٹھو پھر یہ دونوں نماز میں مشغول ہوگئے پھر ان سے کہا کہ "تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے، تمہارے رب کا بھی حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی حق ہے، تمہارے اہل وعیال کا بھی حق ہے ہر ایک کو اس کا حق دو۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا معاملہ سنا تو فرمایا: "سلمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔" (بخاری، حدیث ۱۸۶۷)

اس واقعے کا مطالعہ اوپر بیان کردہ حدیث ۱۴ کی روشنی میں کیجیے اور یہ بیان کیجیے کہ دونوں سے کیا سبق ملتا ہے؟

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

حدیث نمبر ۲۰ میں مسلمان کو کھجور کے درخت سے مماثلت دی گئی کیونکہ کھجور کے درخت پر خزاں نہیں آتی۔ غور کیجئے کہ مسلمان میں ایسی کون سی خوبی ہوتی ہے کہ اس پر خزاں نہ آئے۔

عملی کام کیجیے!

اس سبق کی احادیث کی روشنی میں اپنی شخصیت میں موجود اخلاق حسنہ کی لسٹ بنائے اور نوٹ کیجئے کہ یہ آپ کی شخصیت سازی میں کیسے اثر انداز ہو رہے ہیں؟

سبق 3: اللہ کی راہ میں خرچ

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

الحدیث	ترجمہ
23. حدثنا ابن نمير قال: حدثني أبي: حدثنا إسماعيل، عن قيس قال: قال جرير ابن عبد الله: بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على إقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والنصح لكل مسلم. (بخاری، حدیث 1336)	جریر بن عبد اللہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔
24. حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا شعبة، عن أبي إسحق قال: سمعت عبد الله ابن معقل قال: سمعت عدي بن حاتم رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (اتقوا النار ولو بشق تمرة). (بخاری، حدیث 1351)	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہوا سے صدقہ دے کر آگ سے بچنے کی کوشش کیجیے۔"
25. حدثنا بشر بن محمد قال: أخبرنا عبد الله: أخبرنا معمر، عن الزهري قال: حدثني عبد الله بن أبي بكر بن حزم، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها قالت: دخلت امرأة معها ابنتان لها تسأل، فلم تجد عندي شيئا غير تمرة، فأعطيتها إياها، فقسمتها بين ابنتيها، ولم تأكل منها، ثم قامت فخرجت، فدخل النبي صلى الله عليه وسلم علينا فأخبرته، فقال: (من ابتلي من هذه البنات بشيء كن له سترا من النار) (بخاری، حدیث 1352)	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ مانگنے آئی، اس نے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہیں پایا، تو میں نے وہ کھجور اسے دے دی، اس عورت نے اس کھجور کو دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہیں کھایا، پھر کھڑی ہوئی اور چل دی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں آپ سے یہ بات بیان کی تو آپ نے فرمایا: "جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب سے آزمائش میں ڈالا جائے اس کے لئے یہ لڑکیاں آگ سے حجاب ہوں

الحدیث	ترجمہ
	گی۔"
26. حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: حدثني ابن أبي حازم والدراوردي، عن يزيد، عن محمد بن إبراهيم، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة: أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم، يغتسل فيه كل يوم خمسا، ما تقول: ذلك يبقي من درنه). قالوا: لا يبقى من درنه شيئا، قال: (فذلك مثل الصلوات الخمس، يمحو الله بها الخطايا). (بخاری، حدیث 501)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: "اگر کسی کے دروازے پر کوئی نہر جاری ہو، اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، تو آپ کیا کہتے ہیں کہ یہ (نہانا) اس کے میل کو باقی رکھے گا؟" صحابہ نے عرض کیا: "اس کے جسم پر بالکل میل نہ رہے گا۔" آپ نے فرمایا: "پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"
27. حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا عبد الواحد: حدثنا عمارة بن القعقاع: حدثنا أبو زرعة: حدثنا أبو هريرة رضي الله عنه قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، أي الصدقة أعظم أجرا؟ قال: (أن تصدق وأنت صحيح شحيح، تخشى الفقر وتأمل الغنى، ولا تمهل حتى إذا بلغت الحلقوم، قلت: لفلان كذا، ولفلان كذا، وقد كان لفلان). (بخاری، حدیث 1353)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے؟" آپ نے فرمایا: "اگر آپ اس حالت میں راہ خدا میں خرچ کریں کہ آپ تندرست ہوں لیکن اس کے ساتھ کنجوس بھی ہوں، آپ کو غربت کا خوف بھی ہو اور آپ کو مال ملنے کیا امید بھی ہو۔ (راہ خدا میں خرچ کرنے میں) اتنا انتظار نہ کیجیے کہ جان حلق میں آ جائے اور اس وقت آپ کہہ رہے ہوں کہ فلاں کا حصہ اتنا ہے اور فلاں کا اتنا۔ حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔"
28. حدثنا مسدد: حدثنا يحيى، عن عبيد الله قال: حدثني خبيب بن عبد الرحمن، عن حفص بن عاصم، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (سبعة يظلهم الله تعالى في ظله يوم لا ظل إلا ظله: إمام عدل، وشاب	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "سات آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں لے گا، جب اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (۱) عادل حکمران۔ (۲) جوان جس کی نشو و نما اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت میں ہوئی ہو۔ (۳) وہ شخص

الحدیث	ترجمہ
نشأ في عبادة الله، ورجل قلبه معلق في المساجد، ورجلان تحابا في الله، اجتمعا عليه وتفرقا عليه، ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال، فقال: إني أخاف الله، ورجل تصدق بصدقة، فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه). (بخاری، حدیث1357)	جس کا دل مسجد سے لگا ہو۔ (۴) وہ دو افراد جنہوں نے اللہ ہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی ہو اور اس پر قائم رہے ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوئے ہوں۔ (۵) وہ مرد جس کو منصب والی اور حسین عورت نے (برائی کے لئے) بلایا اور اس مرد نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور اس کو اس طرح چھپایا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانتا ہو کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔ (۷) اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔"
29. حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا وهيب: حدثنا هشام، عن أبيه، عن حكيم ابن حزام رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اليد العليا خير من اليد السفلى، وابدأ بمن تعول، وخير الصدقة عن ظهر غنى، ومن يستعفف يعفه الله، ومن يستغن يغنه الله). (بخاری، حدیث 1361)	حضرت حکیم بن حزام روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (صدقہ) ان لوگوں سے شروع کیجیے جو آپ کی نگرانی میں ہوں۔ اور بہتر صدقہ وہ ہے جو ان لوگوں پر کیا جائے جن کی ذمہ داری ہو۔ جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے اور جو شخص بے پروائی چاہے، تو اللہ تعالیٰ اسے بے پرواہ بنا دیتا ہے۔"
30. حدثنا صدقة بن الفضل: أخبرنا عبدة، عن هشام، عن فاطمة، عن أسماء رضي الله عنها قالت: قال لي النبي صلى الله عليه وسلم: (لا توكي فيوكى عليك). (بخاری، حدیث 1366)	اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خیرات نہ روکو ورنہ تم سے (اللہ کی عنایت کو) روک لیا جائے گا۔"
31. حدثنا عثمان بن أبي شيبة، عن عبدة، وقال: (لا تحصي فيحصي الله عليك). (بخاری، حدیث 1367)	عبدۃ نے بیان کیا کہ گن گن کر (خیرات مت کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر ہی دے گا۔
32. حدثنا مسلم بن إبراهيم: حدثنا شعبة: حدثنا	حضرت سعید بن ابی بردہ کے دادا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث	ترجمہ
سعيد بن أبي بردة، عن أبيه، عن جده، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (على كل مسلم صدقة). فقالوا: يا نبي الله، فمن لم يجد؟ قال: (يعمل بيده، فينفع نفسه ويتصدق). قالوا: فإن لم يجد؟ قال: (يعين ذا الحاجة الملهوف). قالوا: فإن لم يجد؟ قال: (فليعمل بالمعروف، وليمسك عن الشر، فإنها له صدقة).(بخاری، حدیث 1376)	نے فرمایا: "ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔" لوگوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! جس کے پاس مال میسر نہ ہو؟" آپ نے فرمایا: "اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اور خود بھی نفع اٹھائے اور خیرات کرے۔" لوگوں نے کہا: "اگر یہ بھی میسر نہ ہو؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حاجت مند مظلوم کی امداد کرے۔" لوگوں نے عرض کیا: "اگر اس کی طاقت نہ ہو؟" تو آپ نے فرمایا: "اچھی باتوں پر عمل کرے اور برائیوں سے رکا رہے، اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔"
33. حدثنا موسى: حدثنا وهيب: حدثنا هشام، عن أبيه، عن الزبير بن العوام رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (لأن يأخذ أحدكم حبله، فيأتي بحزمة الحطب على ظهره فيبيعها، فيكف الله بها وجهه، خير له من أن يسأل الناس، أعطوه أو منعوه). (بخاری، حدیث 1383)	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "آپ لوگوں میں سے کوئی شخص رسی لے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اس کو بیچے اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھے، تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے اور وہ اسے دیں یا نہ دیں۔"
34. حدثنا حجاج بن منهال: حدثنا شعبة: أخبرني محمد بن زياد قال: سمعت أبا هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ليس المسكين الذي ترده الأكلة والأكلتان، ولكن المسكين الذي ليس له غنى، ويستحيي، أو، لا يسأل الناس إلحافا). (بخاری، حدیث 1406)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "مدد کا مستحق وہ نہیں ہے جسے ایک لقمہ یا دو لقمہ ادھر سے ادھر پھیراتا ہے (یعنی اپنی غربت کا اعلان کرتا ہے) بلکہ حقیقی مدد کا مستحق وہ ہے جس کو مالداری حاصل نہیں ہے اور وہ شرم محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا۔"

حاصل مطالعہ

ان احادیث میں بعض ایسے اخلاق حسنہ بیان کیے گئے ہیں، جن کے کرنے پر انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

نمازیں گناہوں کو ایسے مٹا دیتی ہیں کہ جیسے نہانے سے میل صاف ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ دینا، صدقہ کرنا، مسلمانوں کی خیر خواہی چاہنا، لڑکیوں کی اچھی تربیت کرنا، وقت پر صدقے کی ادائیگی، عدل کرنا، مساجد میں دل لگانا، اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنا، اور اللہ تعالیٰ ہی کے خوف سے برائی سے رک جانا، تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، دینے والے کا لینے والے سے بہتر ہونا، خیرات کرنا، مانگنے سے اعتراز کرنا، محنت کرنا۔

کوشش کیجیے کہ آپ ان اخلاق حسنہ کو اپنے اندر پیدا کیجیے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

انفاق فی سبیل اللہ کا کیا مطلب ہے۔ زکوٰۃ، صدقہ، اور انفاق فی سبیل اللہ میں کیا فرق ہے؟

عملی کام کیجیے!

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں نوٹ کیجئے کہ سب سے بہتر صدقہ کیا ہے اور صدقہ کے مصارف کون کون سے ہیں؟ نیز زکوٰۃ کو کہاں خرچ کیا جانا چاہیے۔ اس ضمن میں آپ قرآن مجید میں سورۃ توبہ آیت ۶۰ سے مدد لے سکتے ہیں۔

علوم الحدیث کارنر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب احادیث کو تین بنیادی درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: صحیح، حسن اور ضعیف۔ صحیح حدیث وہ ہوتی ہے جسے قابل اعتماد راویوں نے روایت کیا ہو اور وہ حدیث قرآن مجید اور دیگر صحیح احادیث سے مطابقت رکھتی ہو۔ ضعیف حدیث وہ ہوتی ہے جو ان شرائط پر پورا نہ اترتی ہو۔ بعض اہل علم نے یہ اہتمام کیا ہے کہ وہ اپنی کتب میں صرف صحیح احادیث ہی درج کریں گے۔ انٹرنیٹ پر ان اہل علم اور ان کی کتب کے نام تلاش کیجیے۔

کیس اسٹڈی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی سخاوت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ غزوہ تبوک کے موقع پر

جیش عسرہ کی پوری تیاری آپ نے کی تھی اور یہ غزوہ مسلمانوں کی تنگی کے وقت یعنی مال کی کمی کے وقت پیش آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پورے لشکر کی تیاری کی، یہاں تک کہ اونٹوں کے لئے نکیل اور رسی تک مہیا کی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش العسرہ کے لئے نو سو چالیس اونٹ اور ساٹھ گھوڑے پیش کر کے ایک ہزار مکمل کر دیئے، ایک روایت میں ہے: تین سو اونٹ ان کے پالان کے ساتھ اللہ کی راہ میں دیئے۔ غالباً یہ ابتداء میں ایسا ہوا پھر ہزار پورے کر دیئے جیسے پہلے ذکر ہوا، جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: "ماضرّ عثمان ما عمل بعد الیوم "یعنی "آج کے بعد عثمان جو کام کرے اسے کوئی نقصان نہیں۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ بار بار دُہرایا، اس کے علاوہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید ایک ہزار اشرفی مصارف کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں لا کر ڈال دی۔

اگر اللہ تعالی نے آپ کو مال دیا ہے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت کی روشنی میں اپنا جائزہ لیجیے کہ آپ کس حد تک اپنے مال کو اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں؟

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

اس سبق میں موجود احادیث میں جہاں زکوۃ، صدقات اور انفاق فی سبیل اللہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور آخرت میں ان کے انعامات بتائے گئے ہیں وہیں مانگنے کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی اور محنت کو شعار بنانے کی تاکید کی گئی ہے۔ غور کیجئے مانگنے کا عمل کسی فرد کی نفسیات پر کیا اثرات مرتب کرتا ہے اور یہ معاشرے کو کس طرح نقصان پہنچاتا ہے؟

فیلڈ اسٹڈی

اس سبق کی احادیث کی روشنی میں مالی طور پر ایثار، اور قربانی کرنے پر جو انعامات کا ذکر آیا ان کو نوٹ کیجئے؟ موجودہ دنیا میں چیرٹی کے زمرہ میں سب زیادہ مال خرچ کرنے والی شخصیات کو تلاش کیجئے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے کئے گئے انعامات پر غور کیجئے؟

سبق4: اللہ کے لیے روزہ

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے روزوں سے متعلق کچھ ارشادات فرمائے ہیں۔

الحدیث	ترجمہ
35. حدثنا الحميدي، قال حدثنا مروان بن معاوية، قال حدثنا إسماعيل، عن قيس، عن جرير، قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فنظر إلى القمر ليلة . يعني البدر . فقال " إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر لا تضامون في رؤيته، فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ". ثم قرأ { وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب}. قال إسماعيل افعلوا لا تفوتنكم. (بخارى، حديث 525)	جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا: "آپ لوگ اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھیں گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہیں۔ اس کے دیکھنے میں آپ کو کوئی زحمت بھی نہیں ہو گی۔ پس اگر آپ میں استطاعت ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے آپ کو کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کیجیے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "پس اپنے مالک کی حمد و تسبیح کیجیے، سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔" اسماعیل (راوی حدیث) نے کہا کہ (عصر اور فجر کی نمازیں) آپ سے چھوٹنے نہ پائیں۔ ان کا ہمیشہ خاص طور پر دھیان رکھیے۔
36. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم " : إذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب السماء . " وفي رواية " : فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين . " وفي رواية " : فتحت أبواب الرحمة " (بخارى و	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔" اور ایک روایت میں ہے کہ "جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند

الحدیث	ترجمہ
مسلم، مشكوة المصابيح حديث 1956)	ہو جاتے ہیں اور شیطان جکڑے جاتے ہیں۔" اور ایک روایت ہیں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
37. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم " : كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف قال الله تعالى : إلا الصوم فإنه لي وأنا أجزي به يدع شهوته وطعامه من أجلي للصائم فرحتان : فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك والصيام جنة وإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب وفإن سابه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم" (بخارى و مسلم، مشكوٰة المصابيح حديث 1959)	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "آدم علیہ السلام کے بیٹے کے تمام اعمال کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ سوائے روزہ کے بلا شبہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ انسان اپنی شہوات اور کھانے پینے کو میری رضامندی کے لیے چھوڑ تا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی جب اس کے پروردگار سے ملاقات ہو گی اور روزے دار کے منہ کی مہک اللہ کے ہاں کستوری کی مہک سے بہتر ہے۔ روزہ ڈھال ہے (یعنی گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے،) اور جب آپ میں سے کسی نے روزہ رکھا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ فحش گفتگو سے احتراز کرے اور جھگڑا نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اسے گالیاں دے یا اس سے لڑائی کرے تو اسے (معذرت کرتے ہوئے) کہے، میں روزے سے ہوں۔"
38. حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (الصيام جنة، فلا يرفث ولا يجهل، وإن امرؤ قاتله أو شاتمه، فليقل إني صائم – مرتين – والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله تعالى من ريح المسك، يترك	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روزہ ڈھال ہے۔ اس لیے (روزے دار) نہ تو بری بات کرے اور نہ جہالت کی بات کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں، دوبار کہہ دے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں

الحدیث	ترجمہ
طعامه وشرابه وشهوته من أجلي، الصيام لي وأنا أجزي به، والحسنة بعشر أمثالها). (بخارى، حديث 1795)	میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ وہ کھانا پینا اور اپنی مرغوب چیزوں کو روزوں کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور نیکی دس گنا ملتی ہے۔"
39. حدثنا خالد بن مخلد: حدثنا سليمان بن بلال قال: حدثني أبو حازم، عن سهل رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن في الجنة بابا يقال له الريان، يدخل منه الصائمون يوم القيامة، لا يدخل منه أحد غيرهم، يقال أين الصائمون، فيقومون لا يدخل منه أحد غيرهم، فإذا دخلوا أغلق، فلن يدخل منه أحد). (بخارى، حديث 1797)	سہل رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازے سے روزے دار ہی داخل ہوں گے کوئی دوسرا داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں ؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دروازہ سے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا اور اس میں کوئی داخل نہ ہو گا۔"
40. حدثنا قتيبة: حدثنا إسماعيل بن جعفر، عن أبي سهيل، عن أبيه، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (إذا جاء رمضان فتحت أبواب الجنة). (بخارى، حديث 1800)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔"
41.حدثنا مسلم بن إبراهيم: حدثنا هشام: حدثنا يحيى، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من قام ليلة القدر إيمانا واحتسابا، غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه). (بخارى، حديث 1802)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کھڑا ہو، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے بھی سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"
42.حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا إبراهيم بن	ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ

الحديث	ترجمہ
سعد: أخبرنا ابن شهاب، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة: أن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم أجود الناس بالخير، وكان أجود ما يكون في رمضان، حين يلقاه جبريل، وكان جبريل عليه السلام يلقاه كل ليلة في رمضان حتى ينسلخ، يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن: فإذا لقيه جبريل عليه السلام، كان أجود بالخير من الريح المرسلة (بخاری، حديث 1803)	وسلم نفع پہنچانے میں لوگوں سے سب زیادہ سخی تھے، اور جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان میں جب ملتے تو آپ اور زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ اور جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان میں آخر تک ہر رات ملتے تھے۔ جبرائیل آپ کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ جب جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملتے تھے تو آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔
43.– حدثنا آدم بن أبي إياس: حدثنا ابن أبي ذئب: حدثنا سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (من لم يدع قول الزور والعمل به، فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه). (بخاری، حديث 1804)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالی کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔"
44.حدثنا آدم بن أبي إياس: حدثنا شعبة: حدثنا عبد العزيز بن صهيب قال: سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (تسحروا، فإن في السحور بركة). (بخاری، حديث 1823)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "سحری کھایا کریں کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔"
45.– حدثنا عبد الله بن يوسف: أخبرنا مالك، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها، زوج النبي صلى الله عليه وسلم: أن حمزة بن عمرو الأسلمي، قال للنبي صلى الله عليه وسلم: أأصوم في السفر؟. وكان كثير الصيام، فقال: (إن شئت فصم، وإن شئت فأفطر). (بخاری، حديث 1841)	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: "کیا میں سفر میں روزے رکھوں؟" وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اگر آپ چاہیں تو روزے رکھ لیجیے اور چاہیں تو نہ رکھیے۔"

الحدیث	ترجمہ
46.حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا إسماعيل بن جعفر: حدثنا أبو سهيل، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (تحروا ليلة القدر في الوتر، من العشر الأواخر من رمضان). (بخاری، حدیث 1841)	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیجیے۔"

حاصل مطالعہ

اس سبق کی احادیث میں کچھ رمضان المبارک اور روزوں کے مطلق ارشادات مبارکہ ہیں جن میں کچھ نکات مندرجہ ذیل ہیں:

نمازوں کی ادائیگی میں پابندی اختیار کی جائے۔ ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ روزہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر عطا کرتا ہے۔روزے کی حالت میں فحش گفتگو سے پرہیز کیا جائے۔ جھگڑا نہ کیا جائے۔ جھوٹ بولنا ترک کر دیا جائے۔ سحری ضرور کی جائے۔ اگر کوئی بد زبانی کرے تو اس کو بتا دیا جائے کہ میں روزہ سے ہوں۔ رمضان میں عبادت گناہوں کی بخشش کا باعث بنی ہے۔ رمضان میں قرآن پاک کی تلاوت کی فضیلت کا بیان ہے۔ سفر میں روزہ دار کے لیے رعایت دی گئی ہے۔ شب قدر کو رمضان کی آخری عشرہ کی طاق راتوں میں پایا جاسکتا ہے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

روزہ جس عربی میں صوم کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں "رکنا اور چپ رہنا"۔ قرآن کریم میں "صوم" کو صبر سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ ضبط نفس، ثابت قدمی اور استقلال ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کے نزدیک روزہ کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی نفسانی ہوا و ہوس اور جنسی خواہشوں میں بہک کر غلط راہ پر نہ پڑے اور اپنے اندر موجود ضبط اور ثابت قدمی کے جوہر کو ضائع ہونے سے بچائے۔ حدیث نمبر ۴۳ کی روشنی میں غور کیجئے کہ روزے کا اصل مقصد کیا ہے؟

عملی کام کیجیے!

اس سبق کی احادیث کی روشنی میں ان فوائد اور انعامات کی ایک لسٹ ترتیب دیجئے جن کی خوشخبری روزہ دار کو دی گئی ہے۔ نیز ان اعمال

کی لسٹ بھی بنایئے جن سے روزہ صرف فاقہ کی مد سے نکل کر ایک مقبول روزہ بن جاتا ہے؟

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

تقوٰی سے کیا مراد ہے؟ قرآن پاک میں روزے کو تقوٰی کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ غور کیجئے روزہ کس طرح انسان میں تقوٰی پیدا کرتا ہے؟؟

فیلڈ اسٹڈی

اس سبق میں موجود احادیث کی روشنی میں ان خصویات کی لسٹ بنایئے جو آپ نے اس سال رمضان میں حاصل کیں اور ان خصوصیات کی بھی لسٹ بنایئے جو آپ آئندہ رمضان میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے رمضان کے تینوں عشروں کا پروگرام مرتب کیجئے۔

علوم الحدیث کارنر

حدیث سن کر آگے منتقل کرنے کو روایت کہتے ہیں اکثر روایت اور حدیث کو ہم معنی بھی لیا جاتا ہے۔ لیکن حدیث صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ بات ہی ہو گی جبکہ روایت کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔ صحت سند کے بعد حدیث کے اصل متن کی بارے میں تحقیق کو درایت کہتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر کوئی ایسا مضمون تلاش کیجئے جس میں روایت اور درایت کے اصولوں پر گفتگو کی گئی ہو؟

کیس اسٹڈی

عام طور پر رمضان میں بعض لوگ روزے کے باوجود بہت جلدی اور معمولی معمولی باتوں پر مشتعل ہو جاتے ہیں۔ ٹریفک میں نظم و ضبط آنے کہ بجائے بے ضبطی بڑھنے لگتی ہے، ہر شخص اپنے گھر پر دوسرے سے پہلے پہنچنا چاہتا ہے، افطار کے وقت ایک عجیب سی مسابقت اور دوڑ کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ روزہ انسان کی انہی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے فرض کیا گیا ہے۔ روزہ کا مطلب ہی انسان کو تحمل، بردباری، برداشت، تقویٰ اور پرہیز گاری کا سکھانا ہے۔ ہمیں اپنے ذہن میں یہ بات بٹھا لینا چاہیئے کہ روزہ کوئی بوجھ نہیں ہے، جو اللہ نے اپنے بندوں پر لاد دیا ہو بلکہ یہ انسانوں کی تعمیر، تربیت اور تزکیہ نفس کے لئے فرض کیا گیا ہے۔ یہ ایسا عمل ہے جو اللہ کو سب سے زیادہ عزیز ہے اسی لئے اللہ نے اسے ہر دور میں ہر نبی کی اُمّت پر فرض کیا۔ یہ تربیت اور تزکیہ کے نظام کا ایسا ضروری جزو ہے اور اس قدر موثر عمل ہے کہ اللہ کی کوئی شریعت کبھی اس سے خالی نہیں رہی۔

ہمیں صرف یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ نے ہم پر روزہ فرض کر کے ہم پر اپنی رحمت اور عنایت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ ہم کو ایسا شجر سایہ دار فراہم کیا جہاں راحت اور سکون ہے۔ اللہ کا یہ فرمان کہ "اسے تم پر ایسے ہی فرض کیا گیا جیسے پہلے لوگوں پر کیا تھا۔"

ان الفاظ کے ذریعے اللہ نے روزے کی عظمت، اہمیت اور غیر معمولی برکت بیان فرمائی ہے۔ سورۃ بقرہ کے اس آیتِ مبارکہ کے آخری حصّے میں اللہ نے روزے کی وجہ بیان فرمادی ہے۔ "تاکہ تم پرہیزگار بن سکو۔" یعنی اللہ نے روزے کا حکم ہم انسانوں کے فائدے کے لئے ہی دیا ہے، پرہیزگاری اختیار کرنے میں یقیناً انسان کا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تو بے نیاز ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ خاص طور پر دلوں کی صفائی، روح کی ترقی، اور تزکیہ نفس کا مہینہ ہے۔ یوں تو اس ماہِ مبارک کی ساری عبادتیں، روزہ، صدقہ وخیرات، تراویح، تلاوت قرآن پاک، اور اعتکاف اسی لئے ہیں کہ دل ہر طرح کی کدورت اور گناہوں کے زنگ سے صاف ہو کر آئینے کی طرح شفاف ہو جائے۔

اس تفصیل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا احتساب کیجیے کہ آپ رمضان کے دوران تزکیہ نفس کے ان مقاصد کو کس حد تک پورا کرتے ہیں؟

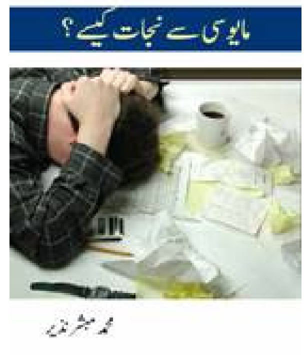

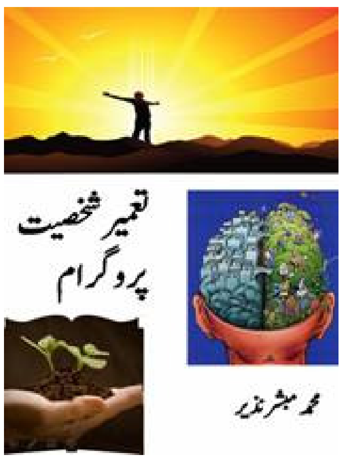

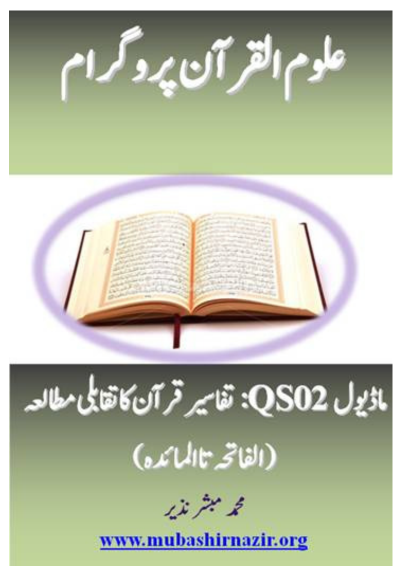

سبق 5: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی تعلیمات

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشی معاملات میں کچھ احکامات ارشاد فرمائے ہیں۔

الحديث	ترجمہ
47. حدثنا إبراهيم بن موسى: أخبرنا عيسى، عن ثور، عن خالد بن معدان، عن المقدام رضي الله عنه، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (ما أكل أحد طعاما قط، خيرا من أن يأكل من عمل يده، وإن نبي الله داود عليه السلام كان يأكل من عمل يده).). (بخاری، حدیث 1966)	مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے، اللہ کے نبی داؤد علیہ اسلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کرکے روزی کھایا کرتے تھے۔"
48. حدثنا يحيى بن موسى: حدثنا وكيع: حدثنا هشام بن عروة، عن أبيه، عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (لأن يأخذ أحدكم أحبله خير له من أن يسأل الناس). (بخاری، حدیث 1969)	زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی اپنی رسیوں کو سنبھالے اور ان میں لکڑی باندھ کر لائے تو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔"
49. حدثنا محمد بن أبي يعقوب الكرماني: حدثنا حسان: حدثنا يونس: حدثنا محمد، عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (من سره أن يبسط له في رزقه، أو ينسأ له في أثره، فليصل رحمه). (بخاری، حدیث 1961)	انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔"
50. حدثنا علي بن عياش: حدثنا أبو غسان، محمد بن مطرف، قال: حدثني محمد بن	جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے

الحديث	ترجمہ
المنكدر، عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (رحم الله رجلا، سمحا إذا باع، وإذا اشترى، وإذا اقتضى). (بخاری، حديث 1970)	وقت اور خریدتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔"
51. حدثنا هشام بن عمار: حدثنا يحيى بن حمزة: حدثنا الزبيدي، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله: أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (كان تاجر يداين الناس، فإذا رأى معسرا قال لفتيانه: تجاوزوا عنه، لعل الله يتجاوز عنا، فتجاوز الله عنه). (بخاری، حديث 1972)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے ملازمین سے کہہ دیتا کہ اس سے صرف نظر کر جاؤ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگزر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس کو بخش دیا۔"
52. حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا شعبة، عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، عن عبد الله بن الحارث: رفعه إلى حكيم بن حزام رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، أو قال: حتى يتفرقا، فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما، وإن كتما وكذبا محقت بركة بيعهما). (بخاری، حديث 1973)	حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت (سودے کو کینسل کرنے کا) اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔" یا آپ نے (ما لم يتفرقا کی بجائے حتى يتفرقا کے الفاظ ارشاد فرمائے جس کا معنی وہی ہے۔) آپ نے مزید فرمایا: "پس اگر دونوں نے سچائی سے کم لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا کر رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔"
53. حدثنا آدم: حدثنا ابن أبي ذئب: حدثنا سعيد المقبري، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ليأتين على الناس زمان، لا يبالي المرء بما أخذ المال، أمن حلال أم من حرام).	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے لیا، حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ

الحدیث	ترجمہ
(بخاری، حدیث 1977)	سے۔"
54. حدثنا عبد الله بن يوسف: أخبرنا مالك عن نافع، عن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (من ابتاع طعاما، فلا يبعه حتى يستوفيه). (بخاری، حدیث 2019)	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی شخص کھانے پینے کی اشیاء خریدے تو جب تک اس پر پوری طرح قبضہ نہ کر لے، اسے نہ بیچے۔"
55. حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا وهيب، عن ابن طاوس، عن أبيه، عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن يبيع الرجل طعاما حتى يستوفيه. قلت لابن عباس: كيف ذاك؟. قال: ذاك دراهم بدراهم، والطعام مرجأ- (بخاری، حدیث 2025)	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ (خوراک کی اشیاء) پر پوری طرح قبضہ سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا۔ طاؤس نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، کہ یہ تو روپے کہ بدلے بیچنا ہوا۔ جب کہ ابھی غلہ تو کچھ عرصہ بعد ہی دیا جائے گا۔
56. حدثنا علي بن عبد الله: حدثنا سفيان: حدثنا الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد، ولا تناجشوا، ولا يبيع الرجل على بيع أخيه، ولا يخطب على خطبة أخيه، وتسأل المرأة طلاق أختها لتكفأ ما في إنائها). (بخاری، حدیث 2033)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال و اسباب (شہر سے باہر نکل کر اس دیہاتی سے سستے داموں خرید لے اور پھر شہر میں آکر مہنگا) بیچے اور یہ کہ کوئی (سامان خریدنے کی نیت کے بغیر دوسرے اصل خریداروں سے) بڑھ کر آفر نہ دے۔ اسی طرح کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے میں مداخلت نہ کرے۔ کوئی شخص (کسی عورت کو) دوسرے کے پیغام نکاح ہوتے ہوئے اپنا پیغام نہ بھیجے۔ اور کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کو اس نیت سے طلاق نہ دلوائے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کر لے۔
57. وقال ابن أبي أوفى: الناجش آكل ربا خائن.	اور ابن ابی اوفی نے کہا کہ نجش کرنے والا سود خور اور خائن ہے۔ اور

الحدیث	ترجمہ
وهو خداع باطل لا يحل، قال النبي صلى الله عليه وسلم: (الخديعة في النار). (ومن عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد). (بخاری، حدیث 2530)	نجش فریب ہے، باطل ہے اور حلال نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فریب دوزخ میں لے جائے گا اور جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔"
58. حدثنا عبد الله بن مسلمة: حدثنا مالك، عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النجش. (بخاری، حدیث 2035)	حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا تھا۔ (نجش سے مراد یہ ہے کہ دکانداروں نے اپنے ایجنٹ مقرر کیے ہوتے تھے۔ جب کوئی حقیقی گاہک سامان خریدنے آتا تو یہ ایجنٹ بڑھ چڑھ کر بولیاں دینے لگتے تاکہ گاہک کو تاثر ملے کہ متعلقہ سامان مہنگا ہے۔ اس طرح وہ سستی چیز کو مہنگے داموں خریدنے پر مجبور ہو جائے۔)
59. حدثني بشر بن مرحوم: حدثنا يحيى بن سليم، عن إسماعيل بن أمية، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (قال الله: ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة: رجل أعطى بي ثم غدر، ورجل باع حرا فأكل ثمنه، ورجل استأجر أجيرا فاستوفى منه ولم يعطه أجره). (بخاری، حدیث 2114)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا، وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی اجرت نہیں دی۔"
60. حدثنا محمد بن يوسف: حدثنا سفيان، عن ابن ذكوان، عن الأعرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (مطل الغني ظلم، ومن أتبع على ملي فليتبع). (بخاری، حدیث 2167)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مالدار کی طرف سے (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور اگر قرض خواہ کسی اور شخص سے قرض وصول کرنے کا کہہ دے (اور دوسرا بھی ادا کرنے پر راضی ہو) تو قرض خواہ کو چاہیے کہ

الحدیث	ترجمہ
	اسے قبول کرے۔"
61. حدثنا يحيى بن بكير: حدثنا الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالرجل المتوفى، عليه الدين، فيسأل: (هل ترك لدينه فضلا). فإن حدث أنه ترك لدينه وفاء صلى، وإلا قال للمسلمين: (صلوا على صاحبكم). فلما فتح الله عليه الفتوح، قال: (أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم، فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه، ومن ترك مالا فلورثته). (بخاری، حدیث 2176)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسی میت کو لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ فرماتے: "کیا اس نے اپنے قرض کے ادا کرنے کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟" پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا مال ہے جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھاتے، ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرماتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا: "میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں۔ اس لئے اب جو بھی مسلمان وفات پا جائے اور وہ مقروض رہا ہو تو اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمے ہے اور جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔"
62. حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا شعبة، عن سلمة بن كهيل: سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم يتقاضاه فأغلظ، فهم به أصحابه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (دعوه، فإن لصاحب الحق مقالا). ثم قال: (أعطوه سنا مثل سنه). قالوا: يا رسول الله لا نجد إلا أمثل من سنه، فقال: (أعطوه، فإن من خيركم أحسنكم قضاء). (بخاری، حدیث 2183)	حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضہ کرنے آیا، اور بدتمیزی کرنے لگا۔ صحابہ کرام غصہ ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے چھوڑ دیجیے کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "اس کے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دیجیے۔" صحابہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے، (لیکن اس عمر کا نہیں۔)" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے وہی دے دیجیے، کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کر

الحدیث	ترجمہ
	دے۔"

حاصل مطالعہ

اس سبق کی احادیث میں معاشیات اور معاشرت کے سنہری اصول بیان ہوئے ہیں جو تجارت، قرض لین دین اور ملازموں اور رشتہ داروں کے ساتھ روا رکھے جانے والے رویوں کی اصلاح کے لیے بہترین رہنمائی ہیں۔ ان میں سے کچھ خلاصہ کے طور پر درج کیے گئے ہیں۔

روزی میں کشادگی اور لمبی عمر کیلئے صلہ رحمی کی تاکید۔ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھانا داؤد علیہ اسلام کی سنت ہے۔ محنت مزدوری کر کے کھانا مانگنے سے بہتر ہے۔ خریدوفروخت اور قرض کے تقاضہ کے وقت دوسروں سے نرمی کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ خریدو فروخت کے وقت مال کے بارے میں کھول کر بیان کر دینے اور جھوٹ نہ بولنے سے برکت ہوتی ہے۔ روزی کمانے کے لیے حلال اور حرام طریقوں کی تمیز کرنی چاہیے۔ غلہ کی پوری طرح قبضہ کے بعد ہی تجارت کی جائے۔ کسی دوسرے کی کاروباری ڈیل یا رشتہ داری کو خراب کرنے کی دین میں ممانعت ہے۔ سود لینے اور سود کا کاروبار کرنے کی ممانعت ہے۔ عہد کو پورا کرنا چاہیئے۔ انسانوں کی تجارت کی ممانعت ہے۔ مزدور کو مزدوری کے بعد اس کی اجرت دینا فرض ہے۔ قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنے کی ممانعت ہے۔ مقروض کا رویہ قرض دینے والے کے ساتھ اچھا ہونا چاہیے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

محنت کر کے روزی کمانے اور رزق حلال سے انسانی رویوں اور اعمال پر کس قسم کے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

عملی کام کیجیے!

کسی بڑی تجارتی کمپنی کی ویب سائٹ پر موجود اس کے ضابطہ اخلاق (Code of Ethics) کا جائزہ لیجئے کیا اس کمپنی کی ترقی میں کہیں ان احادیث میں بیان کردہ اصولوں کار فرما تو نہیں ہیں؟ کاروباری اداروں میں فیئر ڈیل کے نام سے ایک اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے؟

فیلڈ اسٹڈی

اس سبق میں موجود احادیث کی روشنی میں قرض کے لین دین کے وقت اپنے رویے کا جائزہ لیجئے کہ کیا یہ رویہ ان اصولوں پر مبنی ہے جو اس سبق میں بیان کردہ احادیث میں مطلوب ہے؟ مزدور کو اس کی مزدوری دیتے وقت کس قسم کا رویہ اسلامی نقطہ نظر سے کس قسم کا رویہ اپنانا چاہیے؟

کیس اسٹڈی

اہل مدین عرب کے شمالی علاقے کے باشندے تھے۔ ان کا زمانہ قوم لوط کے تھوڑی مدت کے بعد کا ہے۔ مدین کا قبیلہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے وجود میں آیا۔ یہ لوگ مشرک تھے، رہزنی کرتے اور مسافروں میں دہشت پھیلاتے، اور ایکہ کو پوجتے تھے جو کہ یہ ایک قسم کا درخت تھا۔ جس کے ارد گرد درختوں کا جھنڈ تھا۔ ان لوگوں کا لین دین کا معاملہ بہت برا تھا، ناپ تول میں کمی کرتے تھے، لیتے وقت بڑے پیمانے اور زیادہ وزن کے باٹ استعمال کرتے اور بیچتے وقت چھوٹے پیمانے اور کم وزن کے باٹ استعمال کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک شخصیت یعنی حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کو منصب رسالت پر فائز فرمایا۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی اور انہیں سودا کم دینے اور راہ چلتے لوگوں کو پریشان کرنے جیسے برے کاموں سے منع فرمایا۔ کچھ لوگ ایمان لائے لیکن اکثریت نے کفر کا راستہ اختیار کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت عذاب نازل فرمایا۔

اہل مدین کی ان تفصیلات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے (کسی اور کے نہیں) کاروباری معاملات کا جائزہ لیجیے کہ کہیں آپ اس سے ملتے جلتے کسی معاملے میں مبتلا تو نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر اصلاح کا لائحہ عمل تیار کیجیے۔

علوم الحدیث کارنر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی حدیث کو مختلف صحابہ نے بیان کیا۔ پھر ہر ہر صحابی نے جن شاگردوں کے سامنے یہ حدیث بیان کی، ان میں سے بہت سوں نے اسے اگلی نسل کے سامنے بیان کیا۔ اس طریقے سے ایک ہی حدیث کے مختلف ورژن وجود میں آئے جن میں معمولی سا فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دو انسان جب ایک ہی واقعہ بیان کرتے ہیں تو ان کے بیان میں معمولی سا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ احادیث کو سمجھنے کے لیے یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ کسی حدیث کے تمام ورژن اکٹھے کیے جائیں۔ ان ورژنز کو عربی میں "طُرُق" کہا جاتا ہے اور اس کا واحد "طریق" کہلاتا ہے۔ حدیث کے تمام طرق کو اکٹھا کرنے کے عمل کو "تخریج" کہا جاتا ہے۔

تحقیق و جستجو

دنیا میں رائج معاشی نظاموں کا اسلام کے معاشی نظام کے ساتھ تقابلی جائزہ پر کوئی تحریر تلاش کیجئے؟

سبق6: معاشرے میں کیسے رہا جائے؟

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ ہم معاشرے میں کیسے رہیں؟

الحديث	ترجمہ
63. حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا أبو عوانة (ح) وحدثني عبد الرحمن بن المبارك: حدثنا أبو عوانة، عن قتادة، عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا، فيأكل منه طير، أو إنسان، أو بهيمة، إلا كان له به صدقة).وقال لنا مسلم: حدثنا أبان: حدثنا قتادة: حدثنا أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم. (بخاری، حدیث 2195)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیت میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ "
64. حدثنا عبد الله بن يوسف: أخبرنا مالك، عن سمي، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (بينا رجل يمشي، فاشتد عليه العطش، فنزل بئرا فشرب منها، ثم خرج فإذا هو بكلب يلهث، يأكل الثرى من العطش، فقال: لقد بلغ هذا مثل الذي بلغ بي، فملأ خفه ثم أمسكه بفيه، ثم رقي فسقى الكلب، فشكر الله له فغفر له). قالوا: يا رسول الله، وإن لنا في البهائم أجرا؟ قال: (في كل كبد رطبة أجر). (بخاری، حدیث 2234)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا، اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کے مغفرت فرما دی۔" صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپائیوں کے معاملے میں بھی اجر ملے گا؟"

الحديث	ترجمہ
	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر جاندار (کے ساتھ نیکی پر) ثواب ہے۔"
65. حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي: حدثنا سليمان بن بلال، عن ثور بن زيد، عن أبي الغيث، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من أخذ أموال الناس يريد أداءها أدى الله عنه، ومن أخذ يريد إتلافها أتلفه الله).(بخاری، حدیث 2257)	حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی لوگوں کا مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ادائیگی میں اس کی مدد فرمائے گا اور جو کوئی نہ دینے کیلئے لے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو تباہ کر دے گا۔"
66. حدثنا مسلم: حدثنا شعبة، عن عبد الملك، عن ربعي، عن حذيفة رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (مات رجل، فقيل له، قال: كنت أبايع الناس، فأتجوز عن الموسر، وأخفف عن المعسر، فغفر له). (بخاری، حدیث 2261)	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: "ایک شخص کا انتقال ہوا تو اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے پاس کوئی نیکی ہے؟" اس نے کہا: "میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا اور تنگ دستوں کے قرض کو معاف کر دیا کرتا تھا۔" اسی بات پر اس کی بخشش ہو گئی۔
67. حدثنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب، عن الزهري (ح). وحدثنا إسماعيل قال: حدثني أخي، عن سليمان، عن محمد بن أبي عتيق، عن ابن شهاب، عن عروة: أن عائشة رضي الله عنها أخبرته: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلاة، ويقول: (اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم). فقال له قائل: ما أكثر ما تستعيذ يا رسول الله من المغرم؟ قال: (إن الرجل إذا غرم حدث فكذب، ووعد فأخلف). (بخاری، حدیث 2267)	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے: "اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔" کسی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! آپ قرض سے اتنی پناہ کیوں مانگتے ہیں؟" آپ نے جواب دیا: "جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔"
68. حدثنا يحيى بن بكير: حدثنا الليث، عن عقيل،	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الحدیث	ترجمہ
عن ابن شهاب: أن سالما أخبره: أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أخبره: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (المسلم أخو المسلم، لا يظلمه ولا يسلمه، ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته، ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة، ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة). (بخاری، حديث 2310)	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔"
69. حدثنا سعيد بن الربيع: حدثنا شعبة، عن الأشعث بن سليم قال: سمعت معاوية بن سويد: سمعت البراء بن عازب رضي الله عنهما قال: أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع، ونهانا عن سبع، فذكر: (عيادة المريض، واتباع الجنائز، وتشميت العاطس، ورد السلام، ونصر المظلوم، وإجابة الداعي، وإبرار المقسم). (بخاری، حديث 2313)	حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم فرمایا تھا اور سات ہی چیزوں سے منع فرمایا تھا، (جن چیزوں کا حکم فرمایا تھا ان میں انہوں نے ان امور کا ذکر کیا:) مریض کی عیادت، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کا جواب دینا، سلام کا جواب دینا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت کرنے والے (کی دعوت) قبول کرنا، اور قسم پوری کرنا۔
70. حدثنا محمد بن العلاء: حدثنا أبو أسامة، عن بريد، عن أبي بردة، عن أبي موسى رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (المؤمن للمؤمن كالبنيان، يشد بعضه بعضا). وشبك بين أصابعه. (بخاری، حديث 2314)	حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کی طرح ہے کہ ایک کو دوسرے سے تقویت ملتی ہے۔" آپ نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیا۔
71. حدثنا يحيى بن موسى: حدثنا وكيع: حدثنا زكرياء بن إسحاق المكي، عن يحيى بن عبد الله بن صيفي، عن أبي معبد، مولى ابن عباس، عن ابن عباس	ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب (عامل بنا کر) یمن بھیجا، تو آپ نے انہیں ہدایت فرمائی: "مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس

ترجمہ	الحدیث
کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔"	رضي الله عنهما: أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن، فقال: (اتق دعوة المظلوم، فإنها ليس بينها وبين الله (بخاری، حدیث 2316)
حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: "جس نے کسی کی زمین ظلم سے لے لی، اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔"	72. حدثنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب، عن الزهري قال: حدثني طلحة ابن عبد الله: أن عبد الرحمن بن عمرو بن سهل أخبره: أن سعيد بن زيد رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (من ظلم من الأرض شيئا طوقه من سبع أرضين). (بخاری، حدیث 2320)
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی کے یہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔"	73. حدثنا أبو عاصم، عن ابن جريج، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة رضي الله عنها، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم). (بخاری، حدیث 2325)
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی وہ ہوں گی، وہ منافق ہو گا۔ یا ان چار میں سے اگر کوئی ایک خصلت بھی اس میں ہے تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے، اور جب بحث کرے تو بدزبانی پر اتر آئے۔"	74. حدثنا بشر بن خالد: أخبرنا محمد، عن شعبة، عن سليمان، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (أربع من كن فيه كان منافقا، أو كانت فيه خصلة من أربعة كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا عاهد غدر، وإذا خاصم فجر). (بخاری، حدیث 2327)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں	75. حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن ابن شهاب، عن الأعرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا يمنع جار

الحدیث	ترجمہ
جاره أن يغرز خشبه في جداره). (بخارى، حديث 2331)	کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔"
76. حدثنا معاذ بن فضالة: حدثنا أبو عمر حفص بن ميسرة، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إياكم والجلوس في الطرقات). فقالوا: ما لنا بد، إنما هي مجالسنا نتحدث فيها. قال: (فإذا أبيتم إلا المجالس، فأعطوا الطريق حقها). قالوا: وما حق الطريق؟ قال: (غض البصر، وكف الأذى، ورد السلام، وأمر بالمعروف، ونهي عن المنكر. (بخارى، حديث 2333)	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ لوگ راستوں پر نہ بیٹھا کریں۔" صحابہ نے عرض کیا: "وہاں بیٹھنا تو ہماری ضرورت ہے کہ وہی تو ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہے جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔" اس پر آپ نے فرمایا: "اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کا حق بھی ادا کیجیے۔" صحابہ نے پوچھا: "راستے کا حق کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "نگاہ باحیا رکھنا، کسی کو ایذاء دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو نصیحت کرنا، اور بری باتوں سے منع کرنا۔"

حاصل مطالعہ

اس سبق کے مطالعہ سے جو اعلیٰ اخلاقی اصول ملتے ہیں ان کا خلاصہ کچھ ایسے ہے۔

درختوں لگانا صدقہ ہے کیونکہ ان سے انسان اور چرند پرند مستفید ہوتے ہیں۔ جانوروں پر رحم کرنے پر اجر ملے گا اور ممکن ہے کہ اسی نیکی کی بدولت ہماری مغفرت ہو جائے۔ قرض ضرورت پڑنے پر ہی لینا اور لیتے ہوئے واپس کرنے کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں۔ قرض معاف کر دینا بہترین عمل ہے جو بخشش کا باعث بنتا ہے۔ بلا ضرورت قرض لینے سے گریز کرنا چاہیئے کیونکہ قرض لینا بہت ساری اخلاقی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اسے نہ کسی پر ظلم کرنا چاہیے اور نہ کسی پر ظلم ہونے دینا چاہیے۔ بھائی کی ضرورت پوری کرنے اس پر سے مصیبت دور کرنے اور اسکے عیب چھپانے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے پر جواب دینے، سلام کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور قسم پوری کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کسی کی زمین ہتھیانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ جھگڑا اور بحث کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔ نفاق کی علامتیں (جھوٹ، وعدہ خلافی، بے وفائی، جھگڑا، بدزبانی) کے بارے میں بتایا گیا۔ پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ راستوں میں بلاضروت بیٹھنے کی مذمت کی گئی ہے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل ودانش کو استعمال کیجیے!

اس سبق میں بیان کیے گئے حسن معاشرت کے اصولوں کو جامعیت کو سامنے رکھتے ہوئے غور کیجئے کہ ایسے معاشرے میں افراد کی دنیاوی اور دینی ترقی کس طرح وقوع پذیر ہوتی ہے؟ کیاماضی یاحال میں ایسامعاشرہ موجود ہے؟

عملی کام کیجیے!

ہمارے معاشرے میں جو اخلاقی برائیاں موجود ہیں ان کی ایک لسٹ بنایئے اور ان کے ممکنہ وجوہات کو دوسرے کالم میں نوٹ کیجئے۔ ہر برائی کا ایک حل تلاش کیجیے؟

فیلڈ اسٹڈی

اس سبق کی احادیث میں پودوں اور جانوروں کے ساتھ صلہ رحمی کا درس بھی موجود ہے، اس عمل کو صدقہ کہا گیا ہے اور اس کو بخشش کا باعث بھی قرار دیا گیا ہے۔ کیا ہمارے معاشرے میں اس کا خیال رکھا جاتا ہے؟ غور فرمایئے کہ نئے پودوں کو لگانے، پرانے پودوں کی دیکھ بھال اور چرند پرند سے محبت سے ماحول پر کس قسم کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں افراد اور سماج میں کس قسم کی تبدیلی آتی ہے؟

کیس اسٹڈی

اسلام سے پہلے جانوروں کے ساتھ بہت ہی وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ ایک دستور عرب میں یہ بھی تھا کہ جب کوئی آدمی مرجاتا تو اس کی سواری کے جانور کو اس کی قبر پر باندھتے تھے۔ اس کو دانہ پانی اور گھاس نہیں دیتے تھے۔ اور وہ اسی حالت میں سوکھ کر مرجاتا۔ اسلام نے اس ظالمانہ رسم کو مٹایا۔ عرب میں ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ جانور کو کسی چیز سے باندھ کر اس پر نشانہ لگاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے جانوروں کے گوشت کو ناجائز قرار دیا اور حکم عام دیا کہ کسی ذی روح کو اس طرح نشانہ نہ بنایا جائے۔ ایک بے رحمانہ طریقہ یہ تھا کہ زندہ اونٹ کے کوہان اور اس کے دُم کی چکی کاٹ کر کھاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آکر یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ اس طریقے سے زندہ جانوروں کا جو گوشت کاٹ کر کھایا جاتا ہے مرُدار ہے۔

اسلام نے بلاضرورت کسی جانور کو قتل کرنے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ اگر کسی نے کنجشک یا اس سے بھی کسی چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا، خدا اس کے متعلق اس سے بازپرس کرے گا۔ اسلام نے ان جانوروں کے بارے میں جو ضرورتاً مارے یا ذبح کئے جائیں، ان کے مارنے یا ذبح کرنے میں بھی ہر طرح کی نرمی کرنے کا حکم دیا۔ اسلام نے جانوروں کی ایذارسانی

کو گناہ کا کام قرار دیا چنانچہ ایک عورت کی نسبت آپ نے فرمایا کہ اس پر اس لئے عذاب ہوا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا اور اس کو دانا پانی کچھ نہ دیا اور آخر وہ اسی طرح بندھی بندھی مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "آپ لوگ جانوروں کے ساتھ جو بد سلوکی کیا کرتے ہو، اگر خدا ان کو معاف کر دے تو سمجھو کہ اس نے تمہارے اکثر گناہ معاف کر دیے۔"

ان احادیث کی روشنی میں آپ جانوروں اور پودوں کے ساتھ اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجیے۔

علوم الحدیث کارنر

کیا آپ کو معلوم ہے کہ علوم حدیث میں شیخین سے مراد امام بخاری اور امام مسلم ہوا کرتے ہیں۔ ان دونوں کی تصنیف کتابوں کو کتب حدیث میں اہم ترین مقام حاصل ہے چونکہ ان دونوں کتابوں کے نام میں الصحیح ہے اس وجہ سے انہیں صحیحین کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ شیخین نے صحیحین میں درج کیا۔

صحیح احادیث پر مشتمل کتب میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم شامل ہیں۔ بعض دیگر مصنفین نے بھی یہ اہتمام کرنے کا دعوی کیا ہے کہ ان کی کتب میں صرف صحیح احادیث درج ہیں تاہم یہ دعوی درست نہیں ہے۔ ان میں صحیح ابن خزیمہ ، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم شامل ہیں۔

تحقیق و جستجو

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں رائج اخلاقی قدروں کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجئے اور ان اخلاقی قدروں کے رائج ہونے سے پہلے اور بعد میں جو ان معاشروں میں تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئی ہیں ان کو نوٹ کیجئے؟

سبق 7: انسانی شخصیت کے چند نفسیاتی پہلو

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کی نفسیات سے متعلق کچھ ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔

الحدیث	ترجمہ
77. حدثنا عبد الله بن منير: سمع وهب بن جرير وعبد الملك بن إبراهيم قالا: حدثنا شعبة، عن عبيد الله بن أبي بكر بن أنس، عن أنس رضي الله عنه قال: سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الكبائر قال: (الإشراك بالله، وعقوق الوالدين، وقتل النفس، وشهادة الزور). (بخارى، حديث 2510)	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: "کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کے ساتھ سرکشی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی گواہی دینا۔"
78. حدثنا ابن سلام: أخبرنا عبد الوهاب: حدثنا خالد الحذاء، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة، عن أبيه قال: أثنى رجل على رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: (ويلك، قطعت عنق صاحبك، قطعت عنق صاحبك). مرارا، ثم قال: (من كان منكم مادحا أخاه لا محالة، فليقل: أحسب فلانا، والله حسيبه، ولا أزكي على الله أحدا، أحسبه كذا وكذا، إن كان يعلم ذلك منه). (بخارى، حديث 2519)	حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "افسوس! آپ نے تو اپنے ساتھی کی گردن ہی کاٹ ڈالی۔ آپ نے تو اپنے ساتھی کی گردن ہی کاٹ ڈالی۔" کئی مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا: "اگر کسی کے لیے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنا ضروری ہو جائے تو یوں کہے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، آگے اللہ خوب جانتا ہے۔ میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اپنے علم کی حد تک میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے۔"
79. حدثنا محمد بن صباح: حدثنا إسماعيل بن	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

الحدیث	ترجمہ
زكرياء: حدثنا بريد ابن عبد الله، عن أبي بردة، عن أبي موسى رضي الله عنه قال: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يثني على رجل، ويطريه في مدحه، فقال: (أهلكتم – أو: قطعتم ظهر الرجل). (بخاری، حديث 2520)	اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور مبالغہ سے کام لے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ نے تو اس شخص کو ہلاک کر دیا۔" یا فرمایا: "کہ اس کی پشت توڑ دی۔"
80. حدثنا علي بن عبد الله: حدثنا جرير بن عبد الحميد، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم: رجل على فضل ماء بطريق يمنع منه ابن السبيل، ورجل بايع رجلا لا يبايعه إلا للدنيا، فإن أعطاه ما يريد وفى له، وإلا لم يف له، ورجل ساوم رجلا بسلعة بعد العصر، فحلف بالله لقد أعطى بها كذا وكذا، فأخذها). (بخاری، حديث 2527)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ انہیں سخت دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جو سفر میں ضرورت سے زیادہ پانی لئے جا رہا ہے اور کسی مسافر کو (جسے ضرورت ہو) نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی حکمران سے بیعت کرے لیکن صرف دنیاوی مقاصد ہی کے لیے ایسا کرے کہ جس مقصد سے اس نے بیعت کی، اگر وہ اس کا مقصد پورا کر دے تو یہ بھی وفا داری سے کام لے، ورنہ اس کے ساتھ بیعت و عہد کے خلاف کرے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاؤ کرے اور اللہ کی قسم کھالے کہ اسے اس کا اتنا اتنا روپیہ مل رہا تھا اور خریدار اس سامان کو (اس کی قسم کی وجہ سے) لے لے۔ حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔"
81. حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا عبد الواحد، عن الأعمش، عن أبي وائل، عن ابن مسعود رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من حلف على يمين ليقتطع بها مالا، لقي الله وهو عليه غضبان). (بخاری، حديث	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قسم اس لئے کھاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے کسی کا مال (ناجائز طور پر) ہضم کر جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ پاک اس پر غضب ناک ہو گا۔"

الحدیث	ترجمہ
2528)	
82. وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: (لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم، وقولوا: {آمنا بالله وما أنزل}. الآية) (بخارى، حديث 4215)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا: "اہل کتاب کی (ان مذہبی روایات میں) نہ تصدیق کیا کیجیے اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہہ لیا کریں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو کچھ اس نے نازل کیا۔" الآیۃ۔
83. حدثنا إسحاق: أخبرنا عبد الرزاق: أخبرنا معمر، عن همام، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (كل سلامى من الناس عليه صدقة، كل يوم تطلع فيه الشمس، يعدل بين الناس صدقة). (بخارى، حديث 2560)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انسان کے بدن کے (تین سو ساٹھ جوڑوں میں سے) ہر جوڑ پر ہر اس دن کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔"
84. حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا شعبة، عن عمرو، عن أبي وائل، عن أبي موسى رضي الله عنه قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: الرجل يقاتل للمغنم، والرجل يقاتل للذكر، والرجل يقاتل ليرى مكانه، فمن في سبيل الله؟ قال: (من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، فهو في سبيل الله). بخارى، حديث 2655)	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "ایک شخص محض غنیمت حاصل کرنے کے لئے جنگ میں شرکت کرتا ہے اور دوسرا شخص ناموری کے لیے جنگ میں شرکت کرتا ہے اور تیسرا جنگ میں اس لیے شرکت کرتا ہے تاکہ اس کی بہادری کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون لڑتا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہوتا ہے تاکہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے، صرف وہی اللہ کے راستہ میں لڑتا ہے۔"
85. حدثنا مسدد: حدثنا معتمر قال: سمعت أبي قال: سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (اللهم إني	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے : "اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں:

الحديث	ترجمہ
أعوذ بك من العجز والكسل، والجبن والهرم، وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات، وأعوذ بك من عذاب القبر). (بخارى، حديث 2668)	عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بڑھاپے کی ذلت آمیز حدود میں پہنچ جانے سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"
86.حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا جرير، عن منصور، عن أبي وائل، عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (فكوا العاني، يعني: الأسير، وأطعموا الجائع، وعودوا المريض). (بخارى، حديث 2881)	حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ لوگ عانی، یعنی قیدی کو چھڑایا کریں، بھوکے کو کھلایا کریں، اور بیمار کی عیادت کیا کریں۔"
87. حدثنا محمد بن يوسف: حدثنا الأوزاعي، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، وعروة بن الزبير: أن حكيم بن حزام رضي الله عنه قال: سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني، ثم سألته فأعطاني، ثم قال لي: (يا حكيم، إن هذا المال خضر حلو، فمن أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه، ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه، وكان كالذي يأكل ولا يشبع، واليد العليا خير من اليد السفلى). قال حكيم: فقلت: يا رسول الله، والذي بعثك بالحق، لا أرزأ أحدا بعدك شيئا حتى أفارق الدنيا. فكان أبو بكر يدعو حكيما ليعطيه العطاء فيأبى أن يقبل منه شيئا، ثم إن عمر دعاه ليعطيه فأبى أن يقبل منه، فقال: يا معشر المسلمين، إني أعرض عليه حقه الذي قسم الله له من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه. فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس شيئا بعد النبي صلى الله عليه	حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ (مال، درہم یا دینار) مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: "حکیم! یہ مال دیکھنے میں سرسبز بہت میٹھا اور مزیدار ہے۔ لیکن جو شخص اس دل کی بے طمعی کے ساتھ لے اس کے مال میں تو برکت ہوتی ہے۔ جو شخص اس لالچ اور حرص کے ساتھ لے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔" حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! آپ کے بعد اب میں کسی سے کچھ بھی نہیں مانگوں گا، یہاں تک کہ اس دنیا میں سے چلا جاؤں۔" چنانچہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں دینے کے لئے بلاتے، لیکن وہ اس میں سے ایک پیسہ بھی لینے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر

الحديث	ترجمہ
وسلم حتى توفي. (بخاری، حدیث 2974)	رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) انہیں دینے کے لئے بلاتے اور ان سے بھی لینے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ مسلمانو! میں انہیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے فئی کے مال سے ان کا حصہ مقرر کیا ہے۔ لیکن یہ اسے بھی قبول نہیں کرتے۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں لی۔

حاصل مطالعہ

اس سبق میں مندرجہ ذیل گناہوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہوں میں شمار کئے گئے ہیں۔ جبکہ خوشامد کرنا، وقتی اور دنیاوی مطلب کے لیے کسی حکمران کی اطاعت کرنا، جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنا، کسی کا مال ہضم کر جانا، بہادری کی شہرت کے لیے جہاد میں حصہ لینا کا شمار بھی گناہوں میں کیا گیا ہے، لالچ و حرص کے ساتھ مال اکٹھا کرنا۔

اس سبق میں جن پسندیدہ اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

لوگوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ کرنے کے برابر بتایا گیا۔ مقبول جہاد وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔ قیدیوں کو چھڑانے، بھوکوں کو کھانا کھلانے، اور بیمار کی عیادت کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ ایک سنہری اصول بتایا گیا کہ دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے

ہمیں غیر مسلموں سے بات چیت اور معاملات میں کس قسم کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ حدیث نمبر ۸۲ کی روشنی میں غور کیجئے۔

عملی کام کیجیے

حدیث نمبر ۷۷ میں جو کبیرہ گناہ بتائے ہیں ان کو نوٹ کیجیے اس بات پر غور کیجیے کہ ان کو کبائر کی کیٹگری میں کیوں بیان کیا گیا؟ ہر ایک کبیرہ گناہ سے پیدا ہونے والے انفرادی اور معاشری بگاڑ کو علیحدہ علیحدہ نوٹ کیجیے؟

فیلڈ اسٹڈی

حدیث نمبر ۸۰ میں ایک اہم بات کی طرف علامتی طور پر توجہ دلائی گئی ہے، کہ اگر کوئی شخص سفر کے دوران بہت سارا پانی اکٹھا لے جائے اور کسی کو ضرورت پڑنے پر نہ پلائے تو اس کی سزا یہ بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے۔ دور حاضر میں اس کو علامتی طور پر لے کر ضرورت کی باقی چیزوں پر بھی پھیلایا جاسکتا ہے اسی بات کی تائید سورہ الماعون میں کی گئی ہے کہ ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو عام استعمال کی چیزیں عارضی طور پر نہیں دیتے۔ غور کیجیے کہ ہمارے معاشرے میں اس بات کو عام کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔

علوم الحدیث کارنر

کیا آپ کو معلوم ہے علوم حدیث میں متواتر اور خبر واحد کی اصطلاحات کا کیا مطلب ہے؟

متواتر: متواتر کا مطلب ہے لگا تار اور مسلسل، اصطلاحی طور پر ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کے بیان کرنے والے اتنی کثیر تعداد میں ہوں اور معاشرے کے ہر طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں ہیں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو۔ متواتر کی شرائط یہ ہیں:

ا۔ روایت کرنے والے کثیر تعداد میں ہوں۔ بعض علماء نے اس کی کم از کم حد دس افراد مقرر کی ہے۔

۲۔ اب سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تک ہر طبقہ (ایک ایج گروپ کے لوگ) اور ہر زمانے میں راویوں کی تعداد کثیر ہو۔

۳۔ کثیر تعداد کا جھوٹی بات پر اکٹھا ہو جانا ناممکن ہو۔

۴۔ کثیر تعداد اس بات کو حسی مشاہدے کے طور پر بیان کریں مثلاً میں نے دیکھا، میں نے سنا، ہم نے چھوا وغیرہ۔

خبر واحد: خبر واحد وہ خبر ہے جو ایک شخص نے روایت کی ہو۔ اصطلاحی مفہوم میں خبر واحد وہ خبر ہے جس میں تواتر کی شرائط موجود نہ ہوں خواہ روایت کرنے والے ایک سے زیادہ ہی ہوں۔

کیس اسٹڈی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور عدل و انصاف کا دور تھا آپ رضی اللہ عنہ کا ایک واقع مشہور ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

لوگوں کو خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا:

"اے لوگو سنو اور غور کرو۔"

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جوابا کہا: "اللہ کی قسم، نہ ہی آپ کی بات سنیں گے اور نہ ہی اُس پر غور کریں گے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "ایسا کیوں سلمان؟"

کہا: "آپ خود تو دو قمیصوں کے برابر کا کپڑا پہنتے ہیں اور ہمیں ایک ایک قمیص دیتے ہیں۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا: "اُٹھو عبداللہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو جواب دو۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میرے والد طویل القامت شخص ہیں، اس لیے میرے حصے کا کپڑا لے کر اور دونوں کو ملا کر انہوں نے اپنے لیے قمیص سلوائی ہے۔"

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: "ٹھیک ہے امیر المؤمنین، اب کہیئے، ہم سُنیں گے، ہمیں حکم دیں گے تو ہم اطاعت کریں گے۔"

یہ واقعہ اوپر بیان کردہ احادیث میں سے کس حدیث کی عملی تصویر پیش کرتا ہے۔

تحقیق و جستجو

مشکل وقت میں، حزن و ملال کو دور کرنے کے لیے کونسی حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔ مزید یہ کسل مندی سستی کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے۔ حدیث نمبر ۸۰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا تعلیم فرمائی ہے اس طرح کی اور مسنون دعائیں احادیث کے کتب میں تلاش کیجئے۔

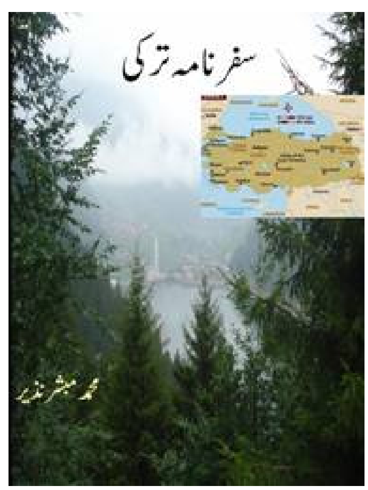

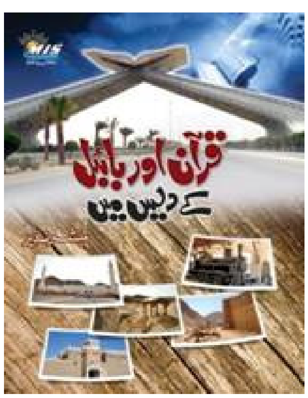

سبق 8: حکمران کا رویہ

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال صبر و تحمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا ذکر ہے۔ ان احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ طرز عمل بیان کیا گیا ہے جو آپ نے بطور حکمران اختیار فرمایا۔ آپ کا یہ رویہ حکمرانوں کے لیے لائق تقلید ہے۔ اس کے علاوہ چند اور احادیث بھی شامل ہیں جو انسانوں کے عمومی رویہ سے متعلق ہیں۔

الحدیث	ترجمہ
88. حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا جرير بن حازم: حدثنا الحسن قال: حدثني عمرو بن تغلب رضي الله عنه قال: أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم قوما ومنع آخرين، فكأنهم عتبوا عليه، فقال: (إني أعطي قوما أخاف ظلعهم وجزعهم، وأكل أقواما إلى ما جعل الله في قلوبهم من الخير والغناء، منهم عمرو بن تغلب). فقال عمروبن تغلب: ما أحب أن لي بكلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم حمر النعم.وزاد أبو عاصم، عن جرير قال: سمعت الحسن يقول: حدثنا عمرو بن تغلب: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بمال أو بسبي فقسمه، بهذا (بخاری، حدیث 2976)	حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور کچھ کو نہیں دیا۔ جن لوگوں کو آپ نے نہیں دیا تھا، ان کو ناگوار ہوا۔ آپ نے فرمایا: "میں کچھ ایسے لوگوں کو دیتا ہوں کہ مجھے جن کے بگڑ جانے (اسلام سے پھر جانے) اور بے صبری کا ڈر ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر میں بھروسہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی اور بے نیازی رکھی ہے (ان کو میں نہیں دیتا۔) ان میں عمرو بن تغلب بھی شامل ہیں۔" عمرو رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت یہ جو کلمہ فرمایا اگر اس کے بدلے سرخ اونٹ ملتے تو بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے تھے اور انہیں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم فرمایا تھا۔
89. حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي: حدثنا إبراهيم بن سعد، عن صالح، عن ابن شهاب قال: أخبرني عمر بن محمد بن مطعم: أن محمد بن جبير قال: أخبرني جبير بن مطعم: أنه بينا هو مع رسول	حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ کے ساتھ اور بھی صحابہ تھے جو کہ جنگ حنین کے بعد واپس آ رہے تھے۔ راستے میں کچھ بدو آپ کے

الحدیث	ترجمہ
الله صلى الله عليه وسلم ومعه الناس، مقبلا من حنين، علقت رسول الله صلى الله عليه وسلم الأعراب يسألونه، حتى اضطروه إلى سمرة فخطفت رداءه، فوقف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: (أعطوني ردائي، فلو كان عدد هذه العضاه نعما لقسمته بينكم، ثم لا تجدوني بخيلا، ولا كذوبا، ولا جبانا). (بخاری، حدیث 2979)	ساتھ چپک کر رہ گئے (اور مال غنیمت) میں آپ سے حصہ مانگنے لگے۔ وہ آپ سے ایسا چپکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ببول کے درخت کی طرف دھکیل لے گئے اور آپ کی چادر بھی کھینچ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری چادر تو دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو وہ بھی میں آپ لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ آپ مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل ہر گز نہیں پائیں گے۔"
90. حدثنا يحيى بن بكير: حدثنا مالك، عن إسحاق بن عبد الله، عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كنت أمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية، فأدركه أعرابي فجذبه جذبة شديدة، حتى نظرت إلى صفحة عاتق النبي صلى الله عليه وسلم قد أثرت به حاشية الرداء من شدة جذبته، ثم قال: مر لي من مال الله الذي عندك، فالتفت إليه فضحك، ثم أمر له بعطاء. (بخاری، حدیث 2979)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا، اور زور سے آپ کو کھینچا۔ میں نے آپ کے شانہ مبارک کو دیکھا کہ اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا۔ پھر کہنے لگا: "اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے کچھ مجھ کو دلائیے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیے۔ پھر آپ نے اسے کچھ مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔
91. حدثنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب، عن الزهري قال: حدثني عروة ابن الزبير، عن المسور بن مخرمة أنه أخبره: أن عمرو بن عوف الأنصاري، وهو حليف لبني عامر بن لؤي، وكان شهد بدرا، أخبره: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أبا عبيدة بن الجراح إلى البحرين يأتي بجزيتها، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح أهل البحرين وأمر عليهم العلاء بن الحضرمي، فقدم أبو عبيدة بمال	حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین (موجودہ سعودی عرب کا مشرقی حصہ) جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آپ نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا۔ جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو معلوم ہو گیا کہ ابو عبیدہ آگئے ہیں۔ چنانچہ فجر کی نماز سب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔

الحديث	ترجمہ
من البحرين، فسمعت الأنصار بقدوم أبي عبيدة فوافت صلاة الصبح مع النبي صلى الله عليه وسلم، فلما صلى بهم الفجر انصرف، فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآهم، وقال: (أظنكم قد سمعتم أن أبا عبيدة قد جاء بشيء). قالوا: أجل يا رسول الله، قال: (فأبشروا وأملوا ما يسركم، فوالله لا الفقر أخشى عليكم، ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم الدنيا، كما بسطت على من كان قبلكم، فتنافسوها كما تنافسوها، وتهلككم كما أهلكتهم. (بخاری، حدیث 2988)	جب آپ نماز پڑھا چکے تو لوگ آپ کے سامنے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: "میرا خیال ہے کہ آپ لوگوں نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟" انصار نے عرض کی: "جی ہاں، یارسول اللہ !" آپ نے فرمایا: "آپ کو خوش خبری ہو، اور اس چیز کے لیے آپ پر امید رہیے جس سے آپ کو خوشی ہو گی۔ لیکن خدا کی قسم! میں آپ کے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا۔ مجھے اگر خوف ہے تو اس بات کا کچھ دنیا کے دروازے آپ لوگوں پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسا کہ آپ سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے۔ پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے دولت کے حصول میں مقابلہ کرنے لگیں اور یہ چیز آپ کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسا کہ پہلے لوگوں کو کیا تھا۔"
92. حدثنا سهل بن بكار: حدثنا وهيب، عن عمرو بن يحيى، عن عباس الساعدي، عن أبي حميد الساعدي قال: غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم تبوك، وأهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء، وكساه بردا، وكتب له ببحرهم. (بخاری، حدیث 2990)	حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوۂ تبوک میں شریک تھے۔ ایلہ کے حاکم (یوحنا بن روبہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر بھیجا اور آپ نے اسے ایک چادر بطور خلعت کے عطا فرمائی۔ آپ نے ایک تحریر کے ذریعہ اس کے ملک پر اسے ہی حاکم باقی رکھا۔
93. حدثنا قيس بن حفص: حدثنا عبد الواحد: حدثنا الحسن بن عمرو: حدثنا مجاهد، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من قتل معاهدا لم يرح رائحة	حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کسی نے کسی معاہد (ایسا غیر مسلم جو معاہدے کے تحت مسلم ملک میں رہتا ہو) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے سونگھی

الحديث	ترجمہ
الجنة، وإن ريحها توجد من مسيرة أربعين عاما). (بخارى، حديث 2995)	جاسکتی ہے۔"
94. حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا شعبة، عن محارب بن دثار قال: سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر، فلما قدمنا المدينة، قال لي: (ادخل المسجد، فصل ركعتين). (بخارى، حديث 2921)	جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: "پہلے مسجد میں جایئے اور دو رکعت (نفل) نماز پڑھیے۔"
95. حدثنا أبو عاصم، عن ابن جريج، عن ابن شهاب، عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب، عن أبيه وعمه عبيد الله بن كعب، عن كعب رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفر ضحى دخل المسجد، فصلى ركعتين قبل أن يجلس.). (بخارى، حديث 2922)	کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دن چڑھے سفر سے واپس ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے۔
96. حدثني عبد الله بن أبي شيبة، عن أبي أحمد، عن سفيان، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم – أراه – : (قال الله تعالى: يشتمني ابن آدم، وما ينبغي له أن يشتمني، ويكذبني، وما ينبغي له. أما شتمه فقوله: إن لي ولدا، وأما تكذيبه فقوله: ليس يعيدني كما بدأني). (بخارى، حديث 3021)	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا۔ اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے یہ بھی مناسب نہ تھا۔ اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے، میرا بیٹا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلی بار پیدا کیا، دوبارہ (موت کے بعد) وہ مجھے زندہ نہیں کر سکے گا۔"
97. حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن القرشي، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

الحدیث	ترجمہ
أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اله صلى الله عليه وسلم: (لما قضى الله الخلق كتب في كتابه، فهو عنده فوق العرش: إن رحمتي غلبت غضبي). (بخاری، حدیث 3022)	علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب میں، جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے، اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے۔"
98. حدثنا مسدد: حدثنا عبد العزيز بن المختار: حدثنا عبد الله الداناج قال: حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (الشمس والقمر مكوران يوم القيامة). (بخاری، حدیث 3028)	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں تاریک (بے نور) ہو جائیں گے۔"
99- حدثنا إسماعيل بن أبي أويس قال: حدثني مالك، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار، عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته، فإذا رأيتم ذلك فاذكروا الله). (بخاری، حدیث 3030)	عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔ اس لئے جب آپ گرہن دیکھیں تو اللہ کی یاد میں لگ جایا کرو۔"

حاصل مطالعہ

کسی کی بد سلوکی پر مسکراتے ہوئے صبر اور در گزر کرنا چاہیے۔ بخیل، جھوٹا اور بزدل ہونا بری خصلتوں میں شمار کیا گیا ہے۔ اگر کوئی بھائی کچھ ملنے کی امید لے کر ملنے آئے تو اسکی ضرورت کو پورا کرنا چاہیے۔ مال و دولت ایک آزمائش ہے۔ دولت اکٹھی کرنے اور اس کی نمائش کرنے کے لیے مقابلہ کرنا تباہی کا باعث ہے۔ دوسرے ملک کے حاکموں، سفیروں اور ایلچیوں کا اکرام کرنا چاہیے۔ غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ آپس میں بالعموم اور غیر مسلموں کے ساتھ بالخصوص تحفے تحائف کا تبادلہ کرنا چاہیے۔ سفر کے آداب میں یہ شامل ہے کہ سفر سے واپسی پر دو رکعت نفل ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہیں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اللہ تعالیٰ کے غصہ پر غالب ہے۔ سورج، چاند قیامت کے روز بے نور ہو جاہیں گے۔ انسان کو توہم پرستی سے بچنا چاہیے جیسے سورج یا چاند گرہن کے بارے میں عربوں کا خیال تھا کہ کسی بڑے آدمی کی وفات پر ایسا ہوتا ہے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جاہل لوگوں کی بد سلوکی، اور اذیت رسانی پر کس قسم کا رویہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت کا ہماری انفرادی اور معاشرتی زندگی میں کیا عمل دخل ہے حدیث ۸۸،۸۹، ۹۰ کی روشنی میں غور کیجئے۔

عملی کام کیجیے!

گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران پیش آنے والے ان واقعات کی لسٹ بنایئے جب آپ کو لوگوں کے رویے کی وجہ سے تکلیف پہنچی۔ ہر واقعہ میں اپنے جوابی برتاؤ کو بھی نوٹ کیجئے۔

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

مسلمانوں کو ان ممالک کے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے جو ان سے صلح کا رویہ اختیار کرنا چاہیں۔ مسلمانوں کے اکثریتی ممالک میں غیر مسلموں کے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھنا چاہیے ؟ حدیث نمبر ۹۳، ۹۲ کی روشنی میں غور کیجئے۔ مزید یہ بیان کیجیے کہ حدیث ۹۳ میں غیر مسلموں کے ساتھ برے سلوک پر کیا وعید سنائی گئی ہے؟

فیلڈ اسٹڈی

الرحمن، الرحیم، العفو اور الغفور اللہ تبارک و تعالی کی صفات ہیں، اللہ تعالی کو معافی کا یہ عمل اتنا زیادہ پسند ہے کہ انسان اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ جہاں اللہ تبارک و تعالی کو بندے کا اپنے رب سے توبہ کرنا معافی مانگنا پسند ہے وہیں اسے یہ بات بھی بے حد پسند ہے کہ کوئی انسان اپنے بھائی سے عفو و در گزر کا معاملہ فرمائے۔ چاہے زیادتی اور غلطی کتنی ہی سنگین کیوں نہ ہو۔

دیگر مذاہب کی تعلیمات میں اگرچہ یہ ملتا ہے کہ اگر ایک گال پر تھپڑ پڑے تو دوسرا آگے کر دو، حالانکہ یہ محال اور غیر فطری ہے اسی لئے ان مذاہب کے پیروکار خود عمل پیرا نہیں ہیں۔ لیکن اسلام جو کہ دین فطرت ہے اس نے انسانی فطرت کے عین مطابق احکامات دیئے ہیں۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ عفو و در گزر کا معاملہ کرنا بطور خاص جب انسان بدلہ لینے کی طاقت بھی رکھتا ہو انتہائی مشکل امر ہے۔ اسی لیے اسلام نے عدل کے ساتھ بدلہ لینے کی اجازت دی لیکن عفو در گزر کو افضل نہ صرف افضل قرار دیا بلکہ اس کی ترغیب بھی دی۔ جس کی تعلیمات قرآن کریم اور سنت صحیحہ میں جا بجا ملتی ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوا کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ "اگر بدلہ لینا چاہو تو اتنا ہی لو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی

ہے۔" انسانی جبلت کے پیش نظر بدلہ لینے کی اجازت دی لیکن ساتھ ہی افضل عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ کہ "اگر صبر کرو تو یقینا اہل صبر کے لئے بہتر ہے۔" (النحل 16:126) اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا کہ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا یعنی "برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے۔" پھر آگے فرمایا کہ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ کہ "جس نے درگزر کیا اور صلح کر لی تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔" (الشوری 42:40)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بدلہ لینے کی اجازت دینے کے بعد صبر اور عفو و درگزر کی اہمیت و فضیلت بیان کر کے یہ واضح کر دیا گیا کہ اللہ کے ہاں یہ کتنا مقبول و محبوب ہے کہ انسان اجازت اور طاقت کے باوجود بدلہ نہ لے بلکہ عفو و درگزر کا معاملہ فرمائے۔ بیان کردہ احادیث میں تلاش کیجیے کہ عفو و درگزر سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہدایات دی ہیں اور اس کی روشنی میں اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجیے۔

کیس اسٹڈی

فتح مکہ کے موقع پر وہ تمام افراد سر جھکائے کھڑے تھے جنہوں نے ظلم کے ایسے پہاڑ توڑے تھے کہ مسلمانوں کو مجبوراً مکہ چھوڑ کر جانا پڑا۔ انہوں نے مسلمانوں پر وہ مظالم ڈھائے کہ سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت سجدہ میں اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی، مسلمانوں کے ساتھ معاشی و سماجی مقاطعہ کر کے شعب ابی طالب میں بند کر دیا جہاں لوگ ایک گھونٹ پانی کو ترس گئے، ایمان لانے والوں کو زندہ چیر دیا گیا، مکہ کی شدید گرمی میں تپتی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھے۔ اور آخر کار نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو جان سے مارنے کا پروگرام بنا کر اسے حتمی شکل دے کر آپ علیہ الصلوۃ السلام کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ یہ اور اس طرح کے دیگر بے شمار ہولناک مظالم ڈھانے والے آپ کے سامنے ہیں، مکہ فتح ہو چکا ہے۔ آپ اگر چاہتے تو تمام زیادتیوں کا بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپ نے فرمایا إذهبوا و أنتم الطلقاء۔ جایئے! آپ سب آزاد ہیں۔ سبحان اللہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز عمل کی روشنی میں آپ اپنی شخصیت کا جائزہ لیجیے کہ اگر آپ کو کسی سے بدلہ لینے کا موقع ملے تو آپ کیا کریں گے؟

علوم الحدیث کارنر

کیا آپ کو علم ہے کہ علوم حدیث میں حدیث قدسی کس حدیث کو کہتے ہیں؟

اصطلاحی مفہوم میں ایسی حدیث کو قدسی کہا جاتا ہے جو ذات قدسی یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف منسوب ہو۔ اس حدیث کی سند کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ قرآن مجید اور حدیث قدسی میں فرق یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کئے گئے ہیں، جبکہ حدیث قدسی کا صرف مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور

الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت بطور عبادت کی جاتی ہے جبکہ حدیث قدسی کو بطور عبادت تلاوت نہیں کیا جاتا۔ کسی آیت کے قرآن کا حصہ ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہم تک تواتر سے پہنچی ہو جبکہ حدیث قدسی کے لئے تواتر کی شرط ضروری نہیں ہے۔

عملی کام کیجیے!

اس سبق میں موجود احادیث قدسی کو تلاش کریں؟

تحقیق و جستجو

انٹرنیٹ پر سورج اور چاند کے مستقبل پر کوئی تحریر تلاش کیجیے۔ تلاش کیجیے کہ سائنس سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں کیا کہتی ہے؟ غور فرمائیے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی نشانی کیوں کہا گیا ہے؟

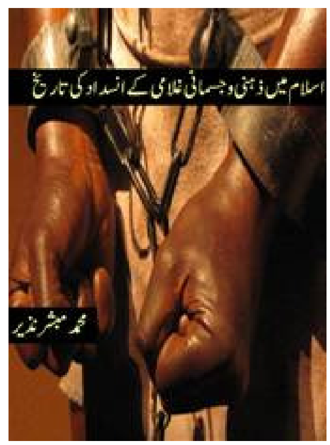

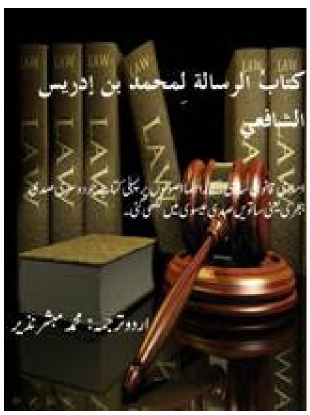

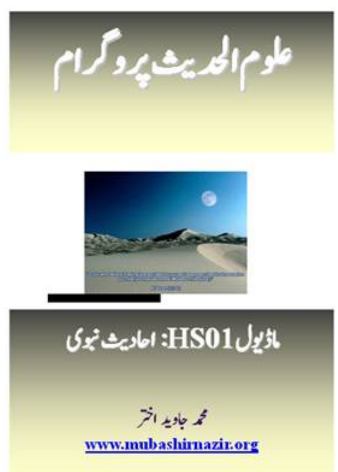

سبق 9: قرآن مجید کے ساتھ ہمارا تعلق

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو سمجھ کر اس کی تلاوت کی تلقین فرمائی ہے اور آپ نے معاشرے کے کمزور طبقات کی خبر گیری کا حکم دیا ہے۔

الحدیث	ترجمہ
100. حدثنا عبد العزيز بن عبد الله: حدثنا إبراهيم بن سعد، عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (مفاتح الغيب خمس: إن الله عنده علم الساعة، وينزل الغيث، ويعلم ما في الأرحام، وما تدري نفس ماذا تكسب غدا، وما تدري نفس بأي أرض تموت إن الله عليم خبير). (بخاری، حدیث 4351)	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غیب کی کنجیاں پانچ ہیں ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ 'بیشک اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی علم والا ہے، خبر رکھنے والا ہے۔' "
101. حدثنا حفص بن عمر: حدثنا شعبة، عن عمرو، عن إبراهيم، عن مسروق: ذكر عبد الله بن عمرو بن مسعود فقال: لا أزال أحبه، سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (خذوا القرآن من أربعة، من عبد الله بن مسعود، وسالم، ومعاذ، وأبي بن كعب). (بخاری، حدیث 4713)	حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا: "قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو جو عبد اللہ بن مسعود، سالم، معاذ، اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما ہیں۔"
102. حدثنا هدبة بن خالد أبو خالد: حدثنا همام: حدثنا قتادة: حدثنا أنس بن مالك، عن أبي موسى الأشعري، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (مثل الذي يقرأ القرآن كالأترجة، طعمها طيب وريحها طيب. والذي لا يقرأ القرآن كالتمرة، طعمها طيب ولا ريح لها، ومثل الفاجر الذي يقرأ القرآن كمثل	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ا۔ اس (مومن کی) مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے سنگترے کی سی ہے جس کا مزا بھی لذیذ ہوتا ہے اور جس کی خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے۔

الحديث	ترجمہ
الريحانة، ريحها طيب وطعمها مر. ومثل الفاجر الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة، طعمها مر ولا ريح لها.) (بخاری، حديث 4732)	۲۔جو (مومن) قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزا تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ ۳۔اس بدکار (منافق) کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے ریحانہ کی سی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے۔ ۴۔اس بدکار کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا اندرائن کی سی ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔"
103. حدثنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب، عن الزهري قال: حدثني سالم ابن عبد الله: أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (لا حسد إلا على اثنتين: رجل آتاه الله الكتاب وقام به آناء الليل، ورجل أعطاه الله مالا فهو يتصدق به آناء الليل والنهار). (بخاری، حديث 4737)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "رشک تو بس دو ہی آدمیوں پر ہو سکتا ہے، ایک تو اس پر جسے اللہ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں کھڑا ہو کر نماز پڑھتا رہا اور دوسرا آدمی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن خیرات کرتا رہا۔"
104. حدثنا أبو نعيم: حدثنا سفيان، عن علقمة بن مرثد، عن أبي عبد الرحمن السلمي، عن عثمان بن عفان قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (إن أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه). (بخاری، حديث 4740)	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ سب میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔"
105. حدثنا محمد بن العلاء: حدثنا أبو أسامة، عن بريد، عن أبي بردة، عن أبي موسى، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (تعاهدوا القرآن، فوالذي نفسي بيده، لهو أشد تفصيا من الإبل من عقلها). (بخاری،	حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن مجید کے دوہراتے رہنے کو عادت بنا لیجیے۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ تو اونٹ

الحدیث	ترجمہ
حدیث 4746)	کے اپنی رسی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔"
106. حدثنا أبو النعمان: حدثنا حماد، عن أبي عمران الجوني، عن جندب بن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اقرؤوا القرآن ما ائتلفت قلوبكم، فإذا اختلفتم فقوموا عنه). (بخارى، حديث 4774)	حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن مجید اس وقت تک پڑھتے رہیے جب تک اس میں دل لگے، جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دیجیے۔"
107. حدثنا سعيد بن أبي مريم: أخبرنا محمد بن جعفر: أخبرنا حميد ابن أبي حميد الطويل: أنه سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول: جاء ثلاث رهط إلى بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم، فلما أخبروا كأنهم تقالوها، فقالوا: أين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم؟ قد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، قال أحدهم: أما أنا فإني أصلي الليل أبدا، وقال آخر: أنا أصوم الدهر ولا أفطر، وقال آخر: أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: (أنتم الذين قلتم كذا وكذا؟ أما والله أني لأخشاكم لله وأتقاكم له، لكني أصوم وأفطر، وأصلي وأرقد، وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني). (بخارى، حديث 4776)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تین حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھر آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں خواتین سے دوری اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان سے پوچھا: "کیا آپ ہی لوگوں نے یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لیجیے! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں آپ سب سے زیادہ ڈرنے والا اور آپ سب سے زیادہ تقوی اختیار کرنے والا ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ (رات میں) نماز پڑھتا ہوں تو

ترجمہ	الحدیث
سوتا بھی ہوں اور میں خواتین سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔"	
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ابن آدم! (میری راہ میں) خرچ کرو، تو میں تمہیں دیے جاؤں گا۔"	108. حدثنا إسماعيل قال: حدثني مالك: عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (قال الله: أنفق يا ابن أدم أنفق عليك).(بخارى، حديث 5037)
حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب مسلمان اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں پر اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں بھی اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔"	109. حدثنا أدم بن أبي إياس:حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت قال: سمعت عبد الله بن يزيد الأنصاري، عن أبي مسعود الأنصاري، فقلت: عن النبي؟ فقال: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إذا أنفق المسلم نفقة على أهله، وهو يحتسبها، كانت له صدقة). (بخارى، حديث 5036)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے، یارات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔"	110. حدثنا يحيى بن قزعة: حدثني مالك، عن ثور بن زيد، عن أبي الغيث، عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (الساعي على الأرملة والمسكين، كالمجاهد في سبيل الله، أو القائم الليل والصائم النهار). (بخارى، حديث 5038)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر (مناسب طریقے سے) اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے تو اس کو بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔"	111. حدثنا يحيى: حدثنا عبد الرزاق، عن معمر، عن همام قال: سمعت أبا هريرة رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها، عن غير أمره، فله نصف أجره). (بخارى، حديث 5045)

حاصل مطالعہ

اللہ تعالیٰ ہی علم رکھنے والا ہے۔ با عمل مومن، اور منافق کی پہچان مثال کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ رشک کب لوگوں پر کیا جا سکتا ہے۔ لوگوں میں سے بہتر آدمی ہو ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ قرآن پاک تب تک پڑھنا چاہیئے جب تک دل لگے۔ عبادت کے اعمال میں اعتدال کو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ بیوی بچوں پر خرچ کرنے پر صدقے کا ثواب ہے۔ بیواؤں اور مسکینوں پر خرچ کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ بیوی اپنے شوہر کی کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر سکتی ہے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو عبادات میں اعتدال کی راہ کیوں تعلیم فرمائی؟ کیا مختلف مذاہب میں رائج رہبانیت اور ترک دنیا اعتدال کی صورت ہے؟

عملی کام کیجیے!

اپنی صلاحیتوں کا جائزہ لیجیئے کہ آپ کیسے اپنے قریبی رشتہ داروں اور احباب کیلئے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اپنے لیے آئندہ تین ماہ کا پروگرام مرتب کیجیے جس میں کسی کی تعلیمی، مالی یا عملی مدد شامل ہو۔

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ خرچ کرنے والوں کی مثال کس طرح بیان فرماتے ہیں؟ غور کیجیئے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ.(البقرہ۲:۲۶۱)

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

اس آیت کریمہ کو اوپر بیان کردہ احادیث کے ساتھ ملا کر پڑھیے۔ اس کے بعد کسی ایسے شخص کے حالات زندگی کو جاننے کی کوشش کیجیے جس نے اپنی زندگی کو اللہ کے بندوں کی خدمت کے لیے وقف کر دیا ہو اور اس کے بدلے کسی دنیاوی شہرت یا اعزاز کا طلب گار نہ رہا ہو۔ یہ جاننے کی کوشش کیجیے کہ اللہ تعالی کا یہ وعدہ اس کی زندگی میں کیسے پورا ہوا؟

عملی کام کیجیے!

قرآن مجید کا پڑھنا، پڑھانا، سیکھنا، سکھانا، نہایت ہی محبوب ترین عمل ہے۔ اور یہ کام انجام دینے والے سب سے افضل اور بہتر لوگ ہیں۔ تو آیئے، ہم یہ بھی جاننے کی کوشش کریں کہ ان مبارک آیات کی تلاوت کے آداب کیا ہیں۔

آداب تلاوت

قرآن مجید کی تلاوت کے بہت سے آداب ہیں جن کا اپنانا در حقیقت کلام عظیم میں پنہاں خزانوں سے موتیاں چننا ہے۔ ان آداب میں سے چند یہ ہیں۔

- اخلاص نیت
- تلاوت کے آغاز سے پہلے "أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھنا
- تلاوت کرتے ہوئے تدبر کرنا
- ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا
- آواز میں سوز اور حسن پیدا کرنا
- دوران تلاوت آنکھوں کا اشکبار ہونا

قرآن مجید کی آیات مبارکہ میں غوروخوض، تدبر وفکر ہی در اصل ہمارے لیے راہ ہدایت استوار کرتا ہے۔ عبرت وموعظت کے مواقع فراہم کرتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے۔

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ص38:29)

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں"۔

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت اس پہلو پر توجہ دیتے۔ یہاں تک کہ ایک بار آپ قیام اللیل میں کھڑے ہوئے اور ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کردی۔ وہ آیت کریمہ یہ تھی:

إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (المائدۃ 5:118)

اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرمادے تو، تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔ (دیکھئے، نسائی:2/177 ومسند أحمد:5/156،170)

اس لیے ہمیں قرآن مجید سیکھنے، سکھانے اور اس کے معانی ومطالب سمجھنے پر پوری توجہ صرف کرتی چاہئے۔ تاکہ اس کو دستور حیات بناتے ہوئے اپنی علمی زندگی میں اتار سکیں۔ اور دنیا وآخرت کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکیں۔ ورنہ خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے خلاف رب کے حضور شکایت کرتے ہوئے فرمائیں گے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا.(الفرقان25:30)

اور رسول کہیں گے: "اے میرے پروردگار! بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو سمجھنے سے متعلق جو باتیں ارشاد فرمائی ہیں، ان کی روشنی میں اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجیے کہ ہم کس حد تک قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟

فیلڈ اسٹڈی

کلام ربانی کی تلاوت کا شغف رب العالمین سے محبت کی ایک عظیم علامت ہے۔ اس کے کلام کو حرز جاں بنانے والے لائق صد رشک ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص مقرب بندوں میں شامل کرتے ہوئے ان کے دلوں کو سکون واطمینان کا گہوارہ بنا دیتا ہے۔ اور ایمان ویقین کو اس قدر پروان چڑھاتا ہے کہ انہیں اسی دھرتی پر اپنے اوپر آسمان سے سکینت کے نزول کا احساس وشعور ہونے لگتا ہے اور قلق وبے چینی، کرب، رنج وغم، کے کافور ہونے کا پورا پورا یقین حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح وہ گویا محسوس کرتے ہیں کہ اس دنیائے دینی میں گل وگلزار کے بیچ اپنی زندگی کے سعید لمحات گزار رہے ہیں اور وہ دنیا میں بیٹھے ہوئے جنت کا مزہ چکھ رہے ہیں۔

انہیں ٹھوس حقائق کو بے نقاب کرتے ہوئے باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. (الأنفال8:2)

بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:

قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۚ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا. وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا. وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا. (الإسراء 17:107-109)

کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل

سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ بلاشک وشبہ پورا ہو کر رہنے والا ہی ہے، وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔

جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے ہاں یہ عام رواج ہے کہ قرآن مجید کے بے پناہ احترام کے باوجود اس کو سمجھنے کی کوششیں ان کے ہاں بہت کم ہے۔ قرآن مجید کو غلافوں میں لپیٹ کر بلند مقام پر تو رکھا جاتا ہے لیکن اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کم ہی کی جاتی ہے۔ یہاں کے مخصوص حالات کے تناظر میں اس کی وجوہات بیان کیجیے۔ ایسا کرنے کے کیا نتائج جنوبی ایشیائی معاشروں پر مرتب ہوئے ہیں؟

علوم الحدیث کارنر

احادیث کی جانچ پڑتال اور ان کی صحت (صحیح اور قابل اعتماد ہونا) کو پرکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ حدیث کے بیان کرنے والے راویوں کی جانچ پڑتال کی جائے کہ وہ کس حد تک قابل اعتماد تھے۔ اس فن کو علم الجرح والتعدیل کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی راوی کردار کا اچھا ہو، اور اس نے احادیث کو اچھے انداز میں محفوظ رکھا ہو، تو اسے ثقہ یعنی قابل اعتماد قرار دیا جاتا ہے۔ اس عمل کو "تعدیل" کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر اس کے کردار میں کوئی جھول ہو یا وہ احادیث کو صحیح طرح محفوظ نہ رکھ سکا ہو، تو اسے غیر ثقہ یعنی ناقابل اعتماد قرار دیا جاتا ہے اور اس کی بیان کردہ تمام احادیث کی صحت (authenticity) مشکوک ہو جاتی ہیں۔ اس عمل کو "جرح" کہا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے ان موضوعات پر اہل علم کی تصانیف کو "کتب الجرح والتعدیل" کہا جاتا ہے۔

تحقیق وجستجو

جمع وتدوین قرآن کے سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کس طرح کام کیا اس موضوع پر کوئی مضمون تلاش کیجئے؟

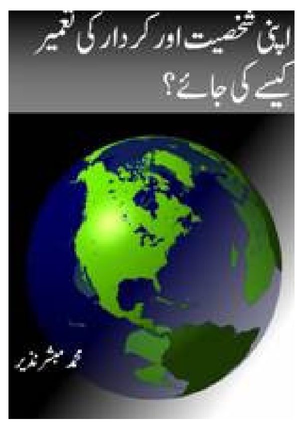

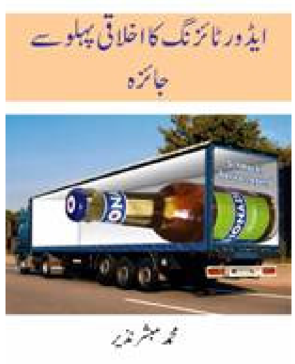

سبق10: خورونوش اور تکالیف کے بارے میں طرز عمل

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے سے متعلق احکام ارشاد فرمائے ہیں اور بعض ایسی احادیث کا مطالعہ بھی کریں گے جن میں تکالیف سے متعلق کچھ ہدایات دی گئی ہیں۔

الحديث	ترجمہ
112. حدثنا محمد بن عرعرة: حدثنا شعبة: عن الحكم بن عتيبة، عن إبراهيم، عن الأسود بن يزيد: سألت عائشة رضي الله عنها: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في البيت؟ قالت: كان يكون في مهنة أهله، فإذا سمع الآذان خرج. (بخارى، حديث 5048)	حضرت اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: "گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے ؟" ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سنتے تو باہر (مسجد میں) چلے جاتے تھے۔"
113. حدثنا علي بن عبد الله: أخبرنا سفيان قال: الوليد بن كثير أخبرني: أنه سمع وهب بن كيسان: أنه سمع عمر بن أبي سلمة يقول: كنت غلاماً في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكانت يدي تطيش في الصحفة، فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: (يا غلام، سمِّ الله، وكل بيمينك، وكل مما يليك). فما زالت تلك طعمتي بعد. (بخارى، حديث 5061)	حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا۔ اس لیے آپ نے مجھ سے فرمایا: "بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو جگہ تم سے نزدیک ہو۔" چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔
114. حدثنا اسماعيل قال: حدثني مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (يأكل المسلم في مِعًى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء). (بخارى، حديث 5082)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔"

الحدیث	ترجمہ
115. حدثنا أبو نُعَيم: حدثنا مِسْعَر، عن علي بن الأقمر: سمعت أبا جُحَيفة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لا آكل متكئاً). (بخارى، حديث 5084)	حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔"
116. حدثنا محمد بن كثير: أخبرنا سفيان، عن الأعمش، عن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاماً قطُّ، إن اشتهاه أكله، وإن كرهه تركه. (بخارى، حديث 5093)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔
117. حدثنا عبد الله بن أبي الأسود: حدثنا معاذ: حدثني أبي، عن يونس، عن قتادة، عن أنس بن مالك قال: ما أكل النبي صلى الله عليه وسلم على خِوَان، ولا في سُكُرُّجَةٍ، ولا خُبِزَ له مرقَّق. قلت لقتادة: على ما يأكلون؟ قال: على السُّفَرِ. (بخارى، حديث 5099)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میز پر کھانا نہیں کھاتے تھے اور نہ طشتری میں دو چار قسم کی چیزیں رکھ کر کھاتے اور نہ ہی کبھی پتلی روٹی کھاتے۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ سفرہ (دستر خوان) پر۔
118. حدثنا حفص بن عمر: حدثنا شعبة، عن محمد، هو ابن زياد قال: سمعت أبا هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إذا أتى أحدكم خادمه بطعامه، فإن لم يجلسه معه، فليناوله أكلة أو أكلتين، أو لقمة أو لقمتين، فإنه وَلِيَ حَرَّهُ وعِلاجه). (بخارى، حديث 5144)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آپ میں کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ) اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔"
119. حدثنا أبو اليمان الحكم بن نافع: أخبرنا شعيب، عن الزُهري قال: أخبرني عروة بن الزبير: أن عائشة رضي الله عنها، زوج النبي صلى الله عليه وسلم، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ (کسی مسلمان کے) ایک کانٹا

الحدیث	ترجمہ
(ما من مصيبة تصيب المسلم إلا كفَّر الله بها عنه، حتى الشوكة يُشاكها). (بخارى، حديث 5317)	بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے۔"
120. حدثني عبد الله بن محمد: حدثنا عبد الملك بن عمرو: حدثنا زهير بن محمد، عن محمد بن عمرو بن حلحلة، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري، وعن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ما يصيب المسلم، من نصب ولا وصب، ولا هم ولا حَزَن ولا أذى ولا غم، حتى الشوكة يُشاكها، إلا كفَّر الله بها من خطاياه). (بخارى، حديث 5318)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔"
121. حدثنا آدم: حدثنا شُعبة: حدثنا ثابت البناني، عن أنس بن مالك رضي الله عنه: قال النبي صلى الله عليه وسلم: (لا يتمنينَّ أحدكم الموت من ضُرٍّ أصابه، فإن كان لا بد فاعلاً، فليقل: اللهم أحيني ما كانت الحياة خيراً لي، وتوفني إذا كانت الوفاة خيراً لي). (بخارى، حديث 5347)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہو تو اسے موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیئے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی لگے تو یہ کہنا چاہیئے، اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو اٹھالے۔"
122. حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا أبو عوانة، عن منصور، عن إبراهيم، عن مسروق، عن عائشة رضي الله عنها: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان إذا أتى مريضاً أو أتي به، قال: (أذهب الباس رب الناس، اشف وأنت الشافي، لا شفاء إلا شفاؤك، شفاء لا يغادر سقماً). (بخارى، حديث 5351)	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے: "اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما دے۔ شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔"

حاصل مطالعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتے ہوئے گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے۔ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیئے اور کھانا داہنے ہاتھ سے کھانا چاہیئے۔ سادہ کھانا کھانا چاہیئے۔ کھانا میں اپنے ملازموں کو بھی شریک کرنا چاہیے۔ بہت زیادہ کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ کھانا سیدھے بیٹھ کر کھانا چاہیئے۔ تکلیفیں، پریشانیاں، غم اگر صبر سے گزاریں جائیں تو گناہوں کا کفارہ ہیں۔ تکلیف کے آنے پر موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ بیماری میں اللہ تعالیٰ سے ہی شفا کی دعا کرنی چاہیے۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

بہت سی انواع و اقسام کے غذائیں ایک ہی وقت میں بہت زیادہ مقدار میں تناول کرنے سے انسانی جسم طرح طرح کی بیماریوں کا شکار تو ہوتا ہی ہے لیکن اس سے بہت سی روحانی بیماریاں بھی لاحق ہوتی ہیں، جیسے قساوت قلبی، سستی اور کاہلی۔ یہ تزکیہ نفس میں کس طرح رکاوٹ بنتی ہیں؟ غور کیجیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ لوگوں کے اور خود آپ کے کھانے کا طریقہ کیا تھا؟

کیس اسٹڈی

اس سبق میں موجود احادیث کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی عادات کچھ اس طرح ہیں:

- آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھانا شروع کرتے۔
- کھانا داہنے ہاتھ سے کھاتے۔
- کھانا برتن میں اپنی طرف سے کھاتے۔
- کھانا کھاتے ہوئے ٹیک نہ لگاتے۔
- کھانے میں کوئی عیب نہ نکالتے، اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔
- کھانا پیٹ بھر کر نہ کھاتے۔
- کھانے میں بہت ساری چیزیں اکٹھی نہ فرماتے بلکہ سادہ کھانا تناول فرماتے۔
- کھانا دستر خوان پر بیٹھ کر تناول فرماتے۔

- آپ نے ہدایت فرمائی کہ ملازموں کا بھی کھانے میں خیال رکھا جائے۔

ان تفصیلات کی روشنی میں اپنے کھانے کا جائزہ لیجیے۔ جہاں آپ کا عمل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے مطابق نہیں ہے، وہاں اپنی کمی کو دور کرنے کا لائحہ عمل تیار کیجیے۔

فیلڈ اسٹڈی

آج کل معاشرتی، سماجی مسائل اور مالی پریشانیوں کی وجہ سے ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ہر کوئی پریشان نظر آتا ہے۔ ڈپریشن تو اتنی عام ہے کہ شاید ہی کوئی فرد ڈپریشن کے چھوٹے بڑے حملے سے محفوظ رہا ہو۔ روزانہ کسی نہ کسی ایسی صورت حال سے پالا پڑتا ہے جس کی وجہ سے خوامخواہ کا ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ اگر یہ حد سے گزر جائے تو اس کا نتیجہ خودکشی کی صورت میں نکلتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق خودکشی کی 100 فیصد وجہ ڈپریشن ہے۔ بعض اوقات بغیر کسی وجہ کے ڈپریشن شروع ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے کامیاب لوگ جن کی زندگی ہر لحاظ سے قابل رشک ہوتی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا زندہ رہنے کو دل نہیں کرتا۔ڈپریشن میں انسان خود کو لاچار اور بے بس محسوس کرتا ہے اور کوئی نہ کوئی سہارا ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسی حالت میں ڈپریشن دور کرنیوالی دوائیں کچھ نہ کچھ سہارا تو ضرور دیتی ہیں لیکن مستقل مسئلہ کا حل نہیں۔ ڈپریشن اور دوسرے نفسیاتی مسائل کیلئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں

- اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھیے، کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے اس سے مدد مانگتے رہیے۔
- اپنا کام پوری دلجمعی اور ایمانداری سے کیجیے اور نتیجے کو اللہ تعالی پر چھوڑ دیجیے۔ اگر ناکامی بھی ہو، تو اللہ تعالی کی رضا میں خوش رہیے۔
- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیے جس نے آپ کو جسمانی اور دنیاوی نعمتوں سے نوازا ہے۔
- اگر کوئی ایک نعمت نہیں ہے یا چھن گئی ہے تو جو نعمتیں موجود ہیں ان کے لئے اللہ تعالی کا شکر ادا کیجیے اور مزید کے لئے اس سے دعا کرتے رہیے۔
- اپنے آپ پر اعتماد رکھیے اور اس بات پر یقین رکھیے کہ آپ کو اللہ تعالی نے ایک خاص مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔مالک حقیقی نے آپ کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔
- زندگی میں کبھی بے مقصدیت کا شکار مت ہوں۔ آپ کی زندگی کا مقصد خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، اسے بڑا سمجھیے۔

عملی کام کیجیے!

اوپر بیان کردہ احادیث نبویہ کی روشنی میں بہتر زندگی گزارنے کے لیے چند تجاویز پیش خدمت ہیں۔ان کے مطابق عمل کیجیے۔

- روزانہ صبح اٹھتے وقت ایک پروگرام بنائیے اور اس کے مطابق روز کا کام کیجیے۔
- کاموں میں ترجیحات کا تعین کیجیے اور جو چیز زیادہ اہم اور ضروری ہو، اسے پہلے کیجیے۔اپنے خیالات کو پراگندہ نہ ہونے دیجیے۔ نفرت، غصے، پریشانی اور حسد کے جذبات کو دل سے نکال دیجیے اور محبت، خوشی، پیار اور تعاون کے جذبات کو دل میں بسا لیجیے۔اس سے آپ کا من راضی ہو گا اور آپ خوش وخرم رہیں گے۔
- سادہ طرز زندگی اپنائیے۔سادہ غذا کھائیے اور اپنے آپ کو مختلف کارآمد مشاغل اور فلاحی کاموں میں مصروف کیجیے۔
- ضرورت مند لوگوں کی مدد کیجیے۔اللہ تعالی آپ کو خوش وخرم رکھے گا اور آپ کو دلی سکون ملے گا۔
- پریشانی، فکر یا بیماری کی صورت میں اللہ کی راہ میں کچھ نہ کچھ خرچ ضرور کیجیے کیونکہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ ہمارے ہاں یہ غلط تصور موجود ہے کہ صدقہ کی ادائیگی سے صدقہ دینے والے کی بلائیں، اسے وصول کرنے والے کی جانب چلی جاتی ہیں۔ اس کی دین میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔
- جب پریشانی دور ہو جائے تو تب بھی اللہ کی راہ میں خرچ کیجیے۔اپنی رقم کسی ایسے مزدور پیشہ شخص کو دیجیے جس کی آمدنی، اس کی ضروریات سے کم ہو۔ پیشہ ور بھکاریوں کو خیرات مت دیجیے کیونکہ ایسا کرنا حقیقی مستحق سفید پوشوں کا حق مارنے کے مترادف ہے۔

تحقیق وجستجو

رزق حلال انسانی جسم پر اور اخلاقیات پر کس قسم کے اثرات مرتب کرتا ہے اس پر کوئی تحریر تلاش کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے؟

سبق 11: والدین اور رشتے دار

اس سبق میں ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین اور رشتے داروں سے متعلق بعض نہایت ہی اہم ہدایات دی ہیں۔

الحديث	ترجمہ
123. حدثنا أبو الوليد: حدثنا شعبة قال: الوليد بن عيزار أخبرني قال: سمعت أبا عمرو الشيباني يقول: أخبرنا صاحب هذه الدار، وأومأ بيده إلى دار عبد الله، قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم: أي العمل أحب إلى الله؟ قال: (الصلاة على وقتها). قال: ثم أي؟ قال: (ثم بر الوالدين). قال: ثم أي؟ قال: (الجهاد في سبيل الله) (بخارى، حديث 5625)	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے ؟" آپ نے فرمایا: "وقت پر نماز پڑھنا۔" عرض کیا: "پھر کون سا؟" فرمایا: "والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔" پوچھا: "پھر کون سا؟" فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔"
124. حدثنا مسدَّد: حدثنا يحيى، عن سفيان وشعبة قالا: حدثنا حبيب (ح). قال: وحدثنا محمد بن كثير: أخبرنا سفيان، عن حبيب، عن أبي العباس، عن عبد الله بن عمرو قال: قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم: أجاهد؟ قال: (لك أبوان). قال: نعم، قال: (ففيهما فجاهد). (بخارى، حديث 5627)	حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟" آپ نے دریافت فرمایا: "آپ کے والدین موجود ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: "جی ہاں۔" فرمایا: "پھر ان دونوں (کی خدمت) کے معاملے میں جہاد کیجیے۔"
125. حدثنا أحمد بن يونس: حدثنا إبراهيم بن سعد، عن أبيه، عن حُمَيد بن عبد الرحمن، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه). قيل: يا رسول الله، وكيف يلعن	حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔" پوچھا گیا: "یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟" آنحضرت صلی

الحدیث	ترجمہ
الرجل والديه؟ قال: (يسب الرجل أبا الرجل، فيسب أباه، ويسب أمه فيسب أمه). (بخاری، حدیث 5628)	اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو برا بھلا کہے گا۔ اگر یہ اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا تو وہ اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔"
126. حدثنا سعد بن حفص: حدثنا شيبان، عن منصور، عن المسيَّب، عن ورَّاد، عن المغيرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن الله حرم عليكم عقوق الأمهات، ومنعاً وهات، ووأد البنات، وكره لكم: قيل وقال، وكثرة السؤال، وإضاعة المال). (بخاری، حدیث 5630)	حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے آپ پر ماں کے ساتھ بد سلوکی حرام قرار دی ہے اور (والدین کے حقوق) نہ دینا اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا ہے۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور آپ کے لیے فضول بحثوں، کثرت سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند فرمایا ہے۔"
127. حدثني إسحق: حدثنا خالد الواسطي، عن الجريري، عن عبد الرحمن بن أبي بكرة، عن أبيه رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ألا أنبئكم بأكبر الكبائر). قلنا: بلى يا رسول الله، قال: (الإشراك بالله، وعقوق الوالدين – وكان متكئاً فجلس فقال – ألا وقول الزور، وشهادة الزور، ألا وقول الزور، وشهادة الزور). فما زال يقولها، حتى قلت: لا يسكت. (بخاری، حدیث 5631)	ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں آپ لوگوں کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟" ہم نے عرض کیا: "ضرور بتایئے یا رسول اللہ!" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔" آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: "آگاہ ہو جایئے جھوٹی بات سے بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ آپ خاموش نہیں ہوں گے۔
128. حدثنا الحُمَيدي: حدثنا سفيان: حدثنا هشام بن عروة: أخبرني أبي: أخبرتني أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت: أتتني أمي راغبة، في عهد النبي صلى الله عليه وسلم، فسألت النبي صلى الله	حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں، وہ اسلام سے منکر تھیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟" آپ نے فرمایا: "ہاں۔" اس

الحدیث	ترجمہ
عليه وسلم: آصلها؟ قال: (نعم). قال ابن عيينة: فأنزل الله تعالى فيها: {لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين}. (بخاری، حدیث 5633)	کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ {جن لوگوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ نہیں کی، ان کے ساتھ نیکی کرنے سے اللہ تمہیں منع نہیں فرماتا۔} (الممتحنہ 60:8)
129. حدثنا يحيى بن بكير: حدثنا الليث، عن عُقَيل، عن ابن شهاب قال: أخبرني أنس بن مالك: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (من أحب أن يبسط له في رزقه، وينسأ له في أثره، فليصل رحمه). (بخاری، حدیث 5640)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی [یعنی رشتے داروں سے اچھا سلوک] کیا کرے۔"
130. حدثنا خالد بن مخلد: حدثنا سليمان: حدثنا عبد الله بن دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رضي الله عنه: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن الرحم شجنة من الرحمن، فقال الله: من وصلك وصلته، ومن قطعك قطعته). (بخاری، حدیث 5642)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رحم [یعنی خونی رشتہ] کا تعلق رحمان سے جڑا ہوا ہے۔ پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔"

حاصل مطالعہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال یہ ہیں: وقت پر نماز پڑھنا۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ کسی دوسرے کے والدین کو برا بھلا نہ کہا جائے۔ والدین کے ساتھ بدسلوکی اور ان سے ناحق مطالبات کرنا بھی حرام ہے۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا بھی حرام ہے۔ فضول گوئی، فضول خرچی اور بحث برائے بحث کے لیے سوالات کرنا ناپسندیدہ عمل قرار دیئے گئے ہیں۔ غیر مسلموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے۔ جو کوئی لوگوں خاص کر رشتہ داروں کے ساتھ تعلق بنا کر رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ رشتہ جوڑ لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔

اسائن منٹس

اپنی عقل و دانش کو استعمال کیجیے!

والدین کے ساتھ حسن سلوک کس درجہ کی عبادت ہے۔ حدیث ۱۲۴ اور ۱۲۷ میں اس کے بارے میں بیان ہے۔ غور کیجئے ایک طرف اس عمل کو اگر فضیلت میں جہاد کے برابر قرار دیا گیا ہے تو دوسرے طرف اس کو گناہ میں شرک کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔

کیس اسٹڈی

سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے تعلقات لوگوں کے ساتھ بہت اچھے تھے. اس لیے سبھی لوگ ان سے بہت محبت کا اظہار کرتے تھے۔ یہ اپنی والدہ کی بے حد عزت کرتے تھے والدہ کے ساتھ ان کی محبت والفت، ہمدردی اور اطاعت وفرمانبرداری کی مثال دی جاتی تھی۔

ماں کے لیے سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ کی بے حد تکریم دیکھ کر ایک دفعہ لوگوں نے ان سے دریافت کیا: "آپ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آپ اپنی والدہ کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے، اس کی کیا وجہ ہے؟"

سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہمانے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا: "مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرا ہاتھ (کھانے کی پلیٹ سے) وہ چیز پہلے نہ اٹھالے، جسے میری ماں نے میرے اٹھانے سے پہلے دیکھ لیا ہوا اور وہ اسے کھانا چاہتی ہوں۔ اس لیے میں اپنی والدہ کے ساتھ کھانا نہیں کھاتا تاکہ اگر میں نے وہ چیز پہلے اٹھالی جسے میری ماں کھانا چاہتی تھیں تو اس طرح میں ان کا نافرمان ٹھہروں گا۔" حضرت زین العابدین کی والدہ کا تعلق سندھ (موجودہ پاکستان) سے تھا اور آپ کی شادی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔

اس واقعہ کی روشنی میں اپنے والدین کے ساتھ آپ اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجیے۔

عملی کام کیجیے!

حدیث ۱۲۸ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ سلوک کے لئے ایک سنہری اصول تعلیم کیا ہے۔ جائزہ لیجئے کہ کس طرح اس کو مسلم معاشرے میں قابل عمل بنایا جا سکتا ہے۔ ہمارے مسلم اکثریتی معاشرے میں اقلیتوں کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھا جاتا ہے؟ اس کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ تجاویز دیجئے۔

تحقیق و جستجو

قرآن پاک میں سے ان آیات کو اکٹھا کیجئے جن میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دی گئی ہے؟

علوم الحدیث کارنر

آپ نے اب تک جو احادیث پڑھی ہیں، ان میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ سند بیان کرتے ہوئے حدثنا، اخبرنا، عن، سمعت وغیرہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان الفاظ کا استعمال ایسے ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ ایک راوی نے حدیث کو اپنے شیخ یا استاذ سے کیسے حاصل کیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ شیخ (یعنی استاذ) کے الفاظ میں سننا (سماع حدیث): اس کا مطلب یہ ہے کہ استاذ نے حدیث پڑھی اور شاگرد نے سنی۔ یہ سب سے بہترین طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ شیخ حدیث کو اپنی کتاب پڑھ کر بھی سنا سکتا ہے اور اپنی یادداشت کے سہارے بھی سنا سکتا ہے۔ ایسی صورت کو حَدَّثَنَا (یعنی انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی) یا سَمِعْتُ (میں نے انہیں بیان کرتے سنا) کے لفظ سے بیان کیا جاتا ہے۔

۲۔ شیخ کو پڑھ کر سنانا (قراءۃ علی الشیخ): اس کو عرض بھی کہتے ہیں اور اس میں طالب علم حدیث پڑھتا ہے اور استاذ سنتا ہے۔ اگر طالب علم کوئی غلطی کرے تو استاذ اس کی اصلاح بھی کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں أخْبَرْنا (انہوں نے ہمیں خبر دی) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ اجازت: اس طریقہ میں کسی کو روایت کرنے کی شیخ کی طرف سے زبانی یا تحریری اجازت دی جاتی ہے۔ یعنی طالب علم نے شیخ سے حدیث کو براہ راست سنا نہیں ہوتا مگر اس کی قابلیت سے واقف ہونے کے باعث استاذ اسے حدیث کو اپنی سند کے مطابق بیان کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔ ایسی صورت کو أجازَ لي یعنی "انہوں نے مجھے اجازت دی" کے لفظ سے بیان کیا جاتا ہے۔

۴۔ مناولہ: اگر شیخ کسی کو اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب پکڑا دے تو اسے مناولہ کہا جاتا ہے۔ یہ کمزور طریقہ ہے اور کم ہی استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ کتابت: اس طریقہ میں شیخ کسی موجود یا غیر موجود شخص کے لیے خود یا کسی سے احادیث لکھوا دیتا ہے۔ یہ بھی کمزور طریقہ ہے کیونکہ یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ شیخ نے واقعتاً خود لکھا تھا یا نہیں۔

۶۔ اعلام: اگر شیخ اپنے شاگرد کو یہ بتائے کہ اس نے یہ حدیث یا حدیث کی یہ کتاب اپنے شیخ سے سن رکھی ہے۔ ایسی صورت میں شاگرد کے آگے روایت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ عمل درست ہے یا نہیں۔

۷۔ وصیت: اس صورت میں شیخ مرتے وقت یا سفر کے وقت اپنی ڈائری کو شاگرد کو دینے کی وصیت کر جائے۔

۸۔ وجادۃ: اس صورت میں کسی طالبعلم کو اگر شیخ کے ہاتھ کا لکھا کوئی نسخہ مل جائے۔ اور طالب علم شیخ کی تحریر کو پہچانتا بھی ہو۔ موجودہ دور میں جو مخطوطات (Manuscripts) یعنی پرانے زمانے کی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں ملتی ہیں، میں یہی معاملہ ہوتا ہے۔

فیلڈ اسٹڈی

غیر مسلموں کی جانب سے مسلمانوں پر اکثر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کے ساتھ انصاف اور ہمدردی سے پیش نہیں آتے۔ اپنے قریب چند مسلمانوں کے انٹرویو کیجیے اور یہ جاننے کی کوشش کیجیے کہ یہ الزام درست ہے یا نہیں؟ اگر ہاں، تو اس کی وجوہات پر غور کیجیے۔ اس بات کا تعین کیجیے کہ غیر مسلموں تک اسلام کی دعوت پہنچانے کے لیے ہمیں اپنے رویے میں کیا تبدیلیاں لانا ہوں گی؟

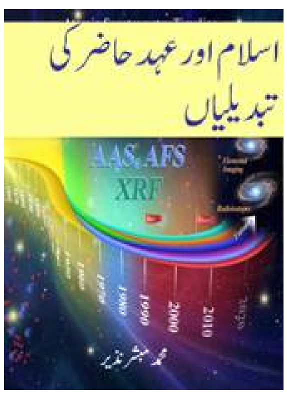

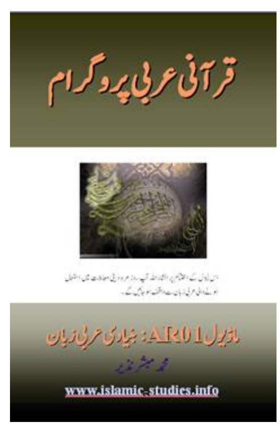

اگلا ماڈیول

اس ماڈیول میں ہم نے منتخب احادیث نبوی کا مطالعہ کیا۔ ان احادیث میں حکمت نبوی کا عظیم خزانہ موجود ہے۔ اگلے ماڈیول میں انشاء اللہ ہم علوم الحدیث کے تفصیلی مطالعے کا آغاز کریں گے۔ آئندہ ماڈیول کے اہم مضامین یہ ہیں:

- تدوین حدیث کی تاریخ
- حدیث کی چھان بین کے طریقے
- علم المصطلح
- حدیث کی اقسام
- فن جرح و تعدیل
- جرح و تعدیل کے درجات
- روایت، اس کے آداب اور اس کے محفوظ رکھنے کا طریق کار
- اسناد اور اس سے متعلقہ علوم
- اسماء الرجال
- حدیث کو پرکھنے کا درایتی معیار

معارف نبوی سے واقفیت کے لیے اپنا مطالعہ جاری رکھیے۔